SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, the October 27, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at fifty three minutes past four in the evening with Mr . Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair

---

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان المنٰفقین فی الدّرک الاسفلِ من النار ولن تجد لھم نصیرا O الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولٰئک مع المؤمنین۔ وسوف یوتِ اللہ المؤمنین اجرًا عظیمًاO ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم۔ وکان اللہ شاکرًا علیما O

ترجمہ: بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور آپ ان کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی وہ سنور گئے اور انہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کرلیا تو یہ مومنوں کی سنگت میں ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو اجرعظیم عطا فرمائے گا۔ اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکرگزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ اور اللہ (ہرحق کا) قدر شناس ہے (ہرعمل کا) خوب جاننے والا ہے۔

(النساء 145-147)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, the October 27, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty three minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair

---

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان المنٰفقین فی الدّرک الاسفلِ من النار ولن تجد لهم نصیرا O الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا بالله واخلصوا دینهم لله فاولٰئک مع المؤمنین۔ وسوف یوتِ الله المؤمنین اجرًا عظیمًاO ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم وأمنتم۔ وکان الله شاکرًا علیما O

ترجمہ: بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور آپ ان کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی وہ سنور گئے اور انہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کرلیا تو یہ مومنوں کی سنگت میں ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو اجرعظیم عطا فرمائے گا۔ اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکرگزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ اور اللہ (ہرحق کا) قدر شناس ہے (ہرعمل کا) خوب جاننے والا ہے۔

(النساء 145-147)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد۔ غوری صاحب، points of order ہم لے نہیں رہے۔ مختصر رکھ دیجیے۔

Point of Order

Karachi Stock Exchange and Interest Rates be decreased.

سینیٹر بابر خان غوری، بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اس وقت بات کرنا چاہوں گا Karachi Stock Exchange کے حوالے سے۔ معاملہ بہت تیزی سے تباہی کی طرف جارہا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ شوکت ترین صاحب نے کل جو میٹنگ کی ہے، اس سے کچھ اچھے نتائج نکلیں گے لیکن اگر یہ سلسلہ نہ رکا اور فوری طور پر interest rate کم نہ کیا گیا تو معاشی بد حالی کا یہ حال ہوگا کہ پاکستان bankruptcy کی طرف جاسکتا ہے۔ ابھی تو flight of capital ہورہی ہے پھر flight of families تک شروع ہو جائے گی۔ مجھے امید ہے اور میں چاہتا ہوں کہ شوکت ترین صاحب سینیٹ میں آئیں اور جو بھی development ہوئی ہے اس کے حوالے سے ہمیں بتائیں۔ اس کے لیے میں رضا صاحب سے چاہوں کہ ان کو بلا کر بتادیں کہ اس حوالے سے کیا کریں گے۔

جناب چیئرمین، جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان)، جناب چیئرمین صاحب! فاضل رکن from سندھ نے ایک بڑا اہم نکتہ اٹھایا ہے اور جیسا کہ انہوں نے خود بھی اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ حکومت اس بات سے آگاہ ہے کہ یہ ایک نہایت ہی سنگین مسئلہ ہے اور اس میں شوکت ترین صاحب کی ایک meeting, Stock Exchange کے عہدیداران کے ساتھ ہوئی ہے۔ اس میں مثبت پیش رفت بھی ہوئی ہے اور غالباً جمعے کو ان کے ساتھ اسی سلسلے میں ایک اور meeting بھی ہے جس میں یہ progress اور تمام چیزیں review کی جائیں گی۔ جہاں تک اس House کا تعلق ہے تو آپ کو یاد ہوگا کہ جمعے کو میں نے یہاں پر اراکین کے کہنے پر ایک commitment کی تھی اور شام تک آپ کو میں نے communicate کردی تھی اور کچھ honourable Parliamentary Leaders کو بھی۔

جناب چیئرمین، جی شکریہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں معذرت چاہتا ہوں جن کو میں communicate نہیں کر سکا۔

On Wednesday, the Advisor on Finance will be in the House. So therefore, the debate on the President's address on Wednesday will not take place but we will have a discussion on the financial situation in which he will come and make a statement and in lieu of that debate will continue on Thursday.

اسی ضمن میں جناب چیئرمین! پچھلے جمعہ کو یہ بات ہوئی تھی جو فاضل ممبر from Pakhtoonkhwa نے یہ نکتہ اعتراض اٹھایا تھا' پروفیسر خورشید صاحب نے بھی جو American attack ہوئے تھے اس پر بھی میں نے کہا تھا اور انہوں نے ایک resolution کی بات کی تھی اور ایوان کی بھی کچھ ایسی sense بن رہی تھی۔ میری قائد حزب اختلاف سے اور دیگر تمام پارلیمانی لیڈرز سے بھی بات ہوئی ہے اور ایک مشترکہ draft تیار ہوا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں قوانین کی suspension کرکے وہ draft پڑھ دوں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین قائد ایوان کے ساتھ معذرت کے ساتھ ایک تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس ایوان کی میں سمجھتا ہوں کہ جو تکریم ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر محترم جناب نوید قمر صاحب کو اس سلسلے میں جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا بدھ کو یہاں پر تشریف لانے کے لیے کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا وہ ہماری قومی اسمبلی کے رکن بھی ہیں' وہ ہاؤس کو آ کر آگاہ کریں کہ کیا صورت حال رہی اور کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر Karachi Stock Exchange اور پاکستان کے دیگر stock exchanges ان میں downfall ہوا ہے' میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا کہ ہم اپنے ممبر کو زیادہ ترجیح دیں۔ اس کے ساتھ ہمیں شوکت ترین صاحب پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ وہ بھی ایک ذمہ دار شخصیت ہیں وہ بھی تشریف لائیں۔

اس کے ساتھ میں ایک گزارش کرنا چاہوں کہ بڑی خوش آئند بات ہے اور میں نے resolution on territorial violation پڑھا ہے وہ بڑی نیک نیتی کے ساتھ draft کیا گیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اس کو میں اپنی عزت سمجھتا ہوں کہ اس کا حصہ بنوں اور مشترکہ resolution کے طور پر اس کو پیش کیا جائے ۔ وہ اس قابل بھی ہے اور اچھا draft ہے لیکن میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ جب مشترکہ اجلاس کے اندر جو قرارداد منظور ہوئی ہے اس کے بعد کسی resolution کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے خیال میں پارلیمنٹ نے ایک decisive role ادا کیا اور اس میں ایک مشترکہ قرارداد منظور ہوئی ہے اس میں جو سب سے اہم قرارداد کا حصہ ہے وہ بھی اس ملک کی سلامتی اور سرحدوں کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں implementation کی طرف جانا چاہیئے ۔ اس قرارداد کی روشنی میں ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے اور جب پورا ایوان حکومت کے ساتھ ہے اور مشترکہ اجلاس کے قرارداد کے پیچھے پوری قوم کھڑی ہے تو پھر ہمیں کسی complex کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے اور دو ٹوک الفاظ میں ہمیں ان قوتوں کے ساتھ بات کرنی چاہیئے جو اس کی ذمہ دار ہیں اور جو بار بار روزانہ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کے تقدس کو بھی پامال کیا ہے اور اس قوم کے نظریات' اس کی خواہشات اور اس کے فیصلے کو انہوں نے دوسرے دن جو میزائلوں کے ذریعے پامال کیا اس کا ہمیں نوٹس لینا چاہیئے ۔ ہم اس معاملے میں حکومت کے پیچھے کھڑے ہیں اور کسی complex کا شکار نہیں ہونا چاہیئے ۔ ہم حکومت کی آواز کے ساتھ آواز ملائیں گے اور دوٹوک جواب دینے میں ان کا ساتھ دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں فاضل قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دو باتیں کیں۔ پہلے انہوں نے نوید قمر صاحب کی بات کی ہے ۔ نوید قمر صاحب یقیناً نہایت ہی قابل احترام ہمارے دوست اور ساتھی ہیں اور کابینہ کے رکن ہیں لیکن اب ان کا portfolio change ہوگیا ہے اور ان کے پاس ports and shipping ہے اور ترین صاحب is one of the 5 advisors under

لہٰذا the Constitution آئین ان کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ دونوں ایوانوں میں آکر ایک meaningful debate میں حکومت کی نمائندگی کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ اس وقت portfolio ان کے پاس ہے اور وہ اس کو آگے لے کر چل رہے ہیں اور یہاں پر وہ سٹاک ایکسچینج پر بھی بات کرنا چاہ رہے تھے اس دن زیادہ emphasis IMF کے پاس جانے کا تھا تو کیونکہ وہ اس وقت اس بات کو کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ effectiveاور بہتر طور پر ایوان کے سوالات کے جوابات دے سکیں گے۔

جہاں تک resolution کا تعلق ہے میں فاضل قائد حزب اختلاف سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں کہ جب joint Houses کی ایک resolution آگئی ہے تو پھر daily basis resolution کا آنا resolution کی اپنی افادیت بھی کچھ کم کر سکتا ہے لیکن چونکہ ایوان کی اکثریت کے یہ جذبات تھے لہٰذا ان جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قرارداد پیش کی جا رہی ہے اور میں ان کو یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری بات وزیر خارجہ سے بھی ہوئی تھی اور ان کا بھی یہی خیال تھا کہ اب implementation of the resolution کی طرف ہمیں جانا چاہیے اور اس کو منوانے کی طرف جانا چاہیے اور انہوں نے مجھے یہ بات کہی کہ یہاں پر ایوان میں یہ کہہ بھی سکتا ہوں کہ the Foreign Office will be calling the American Ambassador and conveying the protest of the Government on this action particularly in the light of joint resolution. Now, if I have the permission to move the motion.

Mr. Chairman: Yes please.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move under rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 that the requirements of Rules 23, 26, 27 and 120 of the said Rules bedispensed with in order to move the resolution.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 that the requirements of Rules 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to move the resolution.

(The motion was carried)

Resolution

Condemnation of the Missile Attacks by US Drones in Pakistani Territory.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the Senate of Pakistan strongly condemns the missile attacks by US drones in Pakistani territory resulting in immense loss of life, emphasizes that such attacks are most unfortunate and constitute a gross violation of our national sovereignty and territory, underlines that the continued intrusions into Pakistan's territory are harming the Government's effort to seek political solution through dialogue, regards such steps as efforts to undermine Parliament's unanimous resolution, declares that attacks inside Pakistan territory are unacceptable and the Government should take more effective measures to stop them, calls upon the Government to convey Pakistan's strongest protest to the US and NATO ISAF Forces authorities and seek assurance for full respect of Pakistan's sovereignty.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Resolution adopted unanimously.

میرا خیال ہے point of order ابھی نہیں لیتے۔ یہ تو agree ہوا تھا کہ points of order نہیں لئے جائیں گے۔

Point of Order

Murder of a Young Girl in District Khairpur

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، جناب چیئرمین! خیرپور کی ایک لڑکی ہے، سولنگی tribe سے اس کا تعلق ہے اور اخبار میں News ہے رؤف کلاسرہ صاحب کی کہ اس کو نہایت بہیمانہ طور پر قتل کیا گیا ہے۔ پہلے اس کو کتوں کے آگے دوڑایا گیا۔ جب وہ نڈھال ہوگئی تو اس کو گولی ماری گئی۔ جائیداد کے سلسلے میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس کے چچا نے یہ حرکت کی ہے۔ اس شہر کے بڑے عمائدین سولنگی tribe کے، میرا خیال ہے کہ اس کا نام اللہ داد سولنگی ہے، انہوں نے اس سلسلے میں جرگہ کیا تھا۔ اس معصوم بچی پر کاری کا الزام لگایا گیا ہے اور اس کو مار دیا گیا ہے۔ اس House سے میری التجاء ہے اور حکومت سے خاص طور پر کہ اس سلسلے میں ایک انکوائری ہونی چاہیے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ خواتین کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ اگر آپ اخبار کی خبر پڑھیں گے تو رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ عورتوں کے خلاف یہ کیا ہو رہا ہے؟ پہلے بلوچستان میں اس طرح ہوا اور اب یہ ہمارے سندھ خیرپور میں ہوا ہے۔ یہ بڑے لوگوں کا شہر ہے۔ پگاڑا صاحب کا شہر ہے۔ چیف منسٹر صاحب کا شہر ہے۔ رضا صاحب سے request ہے کہ وہ اس سلسلے میں ایک انکوائری conduct کروائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس پر discussion ابھی نہیں ہونی چاہیے۔ معاملہ بڑا serious ہے۔ اپنی تقاریر میں cover کر لیجیے گا۔ اب debate شروع ہو گی۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین صاحب! میں نے اس پر کچھ بولنا ہے۔

جناب چیئرمین، جی، رضا صاحب کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے House کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ صبح جب میں نے یہ خبر پڑھی تو میں نے چیف منسٹر سندھ کے ساتھ رابطہ کیا تھا۔ چیف منسٹر سندھ سے میری تقریباً صبح ۱۱ بجے کے قریب گفتگو ہوئی تھی اور انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ یہ بات ان کے بھی علم میں آج ہی آئی ہے رؤف کلاسرہ صاحب کی جو سٹوری تھی اس کے ذریعے سے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے

already اس کی تحقیقات کے لئے حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا ہے کہ اس کے متعلق facts آج ہی کی تاریخ میں ان کو پتہ کرکے بتا دیے جائیں۔

And he had said that he will try and get back to me before the House commences but he is on his way to Islamabad.

اس وقت وہ flight میں ہیں تو یقیناً جیسے ہی وہ یہاں پر پہنچتے ہیں میں ان سے پوچھ کر کل House کو ان facts سے آگاہ کر دوں گا۔ بہرحال حکومت کی یہ commitment ہے کہ خواتین کے ساتھ ایسے نا روا سلوک کو ہم سختی کے ساتھ condemn کرتے ہیں۔ یہ ہماری پالیسی کے بالکل خلاف اور مترادف ہے اور جو بھی اقدام حکومت کو اس سلسلے میں اٹھانا ہوگا وہ بغیر کسی خوف و خطر کے یہ اقدام اٹھائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی تھہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے تھہیم: جو resolution move ہوا ہے اس کو تو میں support کرتا ہوں مگر اس کے ساتھ ہی میں ایک عرض کر رہا ہوں کہ اسی resolution میں یہی ہے کہ سپیکر صاحبہ ایک کمیٹی بنائیں گی جو implementation کے لئے monitoring کرے گی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ سپیکر صاحبہ جلدی سے کمیٹی بنائے۔ Resolution تو ہم پاس کرتے ہیں۔ Implementation کے لئے کمیٹی اس کو بنانی ہے۔ کمیٹی فیصلہ کرے گی کہ کیسے implementation ہو اور کیا action ہو۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ سپیکر صاحبہ کو authorize کیا ہے اسی resolution کے context میں۔ Resolution تو unanimous ہے۔ آپ تو condemn کرتے ہیں مگر آئندہ کے لئے جو resolution میں آرٹیکل دئیے گئی ہیں ان کی implementation کے لئے ان کو House کی کمیٹی بنانی ہے۔ وہ کمیٹی جلدی سے بنائیں۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! اس کو آپ coordinate کر لیجیے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the resolution provides that the Speaker will have to constitute the Committee in consultation with

the leaders of parliamentary parties of both the Houses.

مجھے یقین ہے کہ سپیکر صاحبہ یہ عمل بہت جلد شروع کر دیں گی۔ میں بہرحال ان سے بات بھی کر لوں گا۔

جناب چیئرمین، اور خیر پور کا جو معاملہ ہماری خواتین اور حاجی عدیل صاحب نے بھی raise کیا ہے اور پورے House کے وہ جذبات ہیں' اس کی بھی جیسے ہی information آئے گی وہ بھی بتا دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین صاحب! یہ concerned Committee کو بھی refer کر دیں۔

جناب چیئرمین، جیسے ہی حقائق آ جائیں۔ اس کے بعد آپ جو بھی فیصلہ کریں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف)، مشیر داخلہ کو اگر کسی وقت بلایا جائے اور وہ مکمل رپورٹ کے ساتھ اس معاملے میں ممبران کی بات کو سن لیں اور اس کے اوپر رپورٹ بھی پیش کر دیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر رہے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، کل یہ کر لیتے ہیں۔ آج چیف منسٹر صاحب سے رپورٹ آ جائے اور وہ میں کل House میں رکھ دوں۔ اگر اس سے تشفی نہ ہو تو پھر یقیناً مشیر داخلہ کو بھی بلا لیں گے۔

جناب چیئرمین، حقائق آ جائیں تو پھر House کے جذبات ہیں اس کے حساب سے چلیں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین! اس ملک میں ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کمیٹیوں میں بحث ہوتی ہے۔ آج تک کسی مجرم کو سزا بھی ملی ہے؟ جب تک کسی کو سزا نہیں ملے گی یہ معاملہ چلتا رہے گا۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

آج وزیر اعلیٰ کے حلقے میں یہ ہوا ہے۔ پہلے بلوچستان میں کچھ واقعات ہوئے ہیں۔ یہ واقعات ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ ہم باتیں کرتے ہیں۔ اخباروں میں آرٹیکلز آتے ہیں۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی میں بات کی جاتی ہے لیکن آج تک کسی کو عبرت ناک سزا نہیں ملی ہے۔ تو یہ تو پھر ہوتا رہے گا اس طرح۔

جناب چیئرمین: جی، آغا پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! ہم پورے سینیٹ کی طرف سے پرزور مذمت کرتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک چیف منسٹر کے حلقے میں عورتوں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے پھر تو پاکستان کی عورتوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ پھر تو یہ کتے تو کیا یہ تو تمام گلیوں میں کتے چھوڑ کر عورتوں کو اس طرح ماریں گے جس طرح جانوروں کو بھی نہیں مارا جاتا ہے۔ چیئرمین صاحب! اس کی کمیٹی بنائیں۔ چیف منسٹر اسلام آباد آنے کی بجائے اپنے حلقے میں جاتے کہ وہاں کیا ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: حقائق آ جائیں۔ رضا صاحب، جیسے رپورٹ پیش کریں گے۔ اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے۔

سینیٹر آغا پری گل: نہیں اس کو اسلام آباد آنے کی کیا ضرورت تھی وہ حلقے میں جا کر انکوائری کرتا کہ کیوں اس طرح ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جب رپورٹ پیش کریں گے تو انکوائری کرا رہے ہوں گے۔

سینیٹر آغا پری گل: یہ تو اتنی بری بات ہے کہ پاکستانی عورتیں جو ماں بھی ہے، بیٹی، بہن اور بہو بھی ہے، ان پاکستانی عورتوں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ یہ تو بہت غلط بات ہے۔ ہم سب اسے condemn کرتے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور کمیٹی کو وہاں اس علاقے میں بھیجیں۔

جناب چیئرمین: حقائق آ جائیں تو پھر جیسے فیصلہ ہوگا۔ اسی طریقے سے ہوگا۔ جو House فیصلہ کرے۔ اس سے کسی کو کیا اختلاف ہو سکتا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: اگر اسی طرح ہوتا رہے گا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب چیئرمین: اللہ نہ کرے کہ اس طرح ہوتا رہے۔

سینیٹر آغا پری گل: آپ لوگ اپنی ماں اور بہنوں کی حفاظت کیسے کریں گے؟

Point of Order

A Woman Burnt Alive and a Couple of Baselessly Locked up in a Police Station and Misbehaved in Lahore.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب چیئرمین! اس کے علاوہ دو واقعات لاہور میں ہوئے ہیں جس کا انکشاف ATV کی سکرین پر آج بھی میڈیا نے کیا ہے۔ شہناز کو جلا دیا گیا ہے۔ وہ ایک بچے کی ماں تھی۔ اس کو اس کے شوہر اور اس کی بہنوں نے جلا دیا ہے کہ اس نے دوسری شادی کرنی تھی۔

اس کے علاوہ لاہور میں ایک اور واقعہ ہوا ہے' ایک میاں بیوی تھے ان کو بغیر کسی وجہ کے تھانے میں پوری رات رکھا گیا ہے۔ اس کی بیوی کو مردوں کے ساتھ لاک اپ کیا گیا ہے۔ جو پولیس آفیسر وہاں پر تھے پوری رات انہوں نے غلط اُلٹے سیدھے سوال کئے۔ جناب! ہم لوگوں کے یہاں کھڑے ہونے کا مقصد یہ ہے اور پوچھنا ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کب تک عورتوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا؟ کب تک یہ کتوں کے آگے ڈال دی جائیں گی؟ کب تک ان کو زندہ درگور کر دیا جائے گا؟ میرا یہ حکومت پاکستان سے سوال ہے۔ ہم خواتین اس سلسلے میں ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر حزب اختلاف کے ارکان نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

سینیٹر محمد اسحٰق ڈار: جناب چیئرمین! یہ تو اتنا sensitive معاملہ ہے کہ اس پر پورا ہاؤس واک آؤٹ کر سکتا ہے۔ ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ ان کو join کریں اور ان کو لے کر بھی آئیں۔

(اس موقع پر حزب اختلاف کے ارکان دوبارہ ایوان میں حاضر ہوئے)

Mr. Chairman: There were incidents regarding women in Khairpur and Lahore.

یہ اس کے لیے token walk out ہے۔ And Raza sahib will give the details to the House as soon as that is received.

سینیٹر محمد اسحٰق ڈار : بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں صرف resolution کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ Leader of the Opposition نے بڑا valid point اٹھایا تھا۔ اب چونکہ rules ہی suspend ہوگئے ہیں اور resolution پیش بھی ہوگیا ہے، sir, the problem is implementation. میں سمجھتا ہوں کہ اس کی realization both sides of the divide میں ہے کہ جب تک جو resolution pass ہوا ہے اس پر عمل نہیں ہوگا تو کیا ہر روز جو drones آتے ہیں، ہر دوسرے دن آتے ہیں اور attacks کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں تو کیا ہم نے resolutions پر ہی اکتفا کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Leader of the House کی یہ statement House میں کہ جی US Ambassador کو وہاں summon کیا جا رہا ہے اور ان سے یہ protest کیا جائے گا۔ اس دفعہ اس ہاؤس کے prorogue ہونے سے پہلے، حکومت اپنی ایک statement دے، ابھی اگر resolution pass کرنا ہے تو کر لیں، but what resolution means, unless it is implemented. ٹھیک ہے آپ نے condemn کر دیا، ہم سارے روز کرتے ہیں۔ لہٰذا میں Leader of the House سے یہ درخواست کروں گا آپ کے توسط سے کہ وہ مہربانی کرکے یہ undertake کریں کہ اس ہاؤس کے prorogue ہونے سے پہلے، چاہے آپ نے اس ہاؤس کو جمعہ کو prorogue کرنا ہے، پیر کو کرنا ہے یا جب بھی کرنا ہے، حکومت کا جو action ہے، with reference to these tresspasses and territorial tresspasses in Pakistan اس پر جو بھی کارروائی ہو، اب سے لے کر اس وقت تک وہ مہربانی کر کے ہاؤس کو بتائیں اور اس ہاؤس کو confidence میں لیں۔ آپ یہ resolution ضرور pass کریں لیکن یہ enough نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! مجھے بھی ایک جملہ کہنے کی اجازت دیجیئے۔ میں پہلے تو یہ بات کہوں گا کہ چونکہ اس پر discussion جمعہ کو شروع ہوئی تھی اور میں نے بھی اس میں حصہ لیا تھا بلکہ بحث شروع کی تھی اور ہاؤس کے بیشتر افراد نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا تو جو resolution آیا ہے وہ دراصل اسی کی تاویل میں آیا ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ وہ اس سے disconnected ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے کہ محض resolution یا حکومت کی طرف سے زبانی احتجاج کافی نہیں ہے۔ اس لیے اس resolution میں، مجھے خوشی ہے کہ میاں صاحب کی کوشش سے یہ بات ڈالی گئی ہے کہ more effective measures are being taken. جو صاف suggestion ہے، ایک clear suggestion ہے کہ verbal protest کافی نہیں ہے، اب آپ مزید سوچیے۔ ہم نے ابھی اس کو زیادہ concrete نہیں کیا ہے، یہ بات ٹھیک ہے۔ اس لیے میں اپنے بھائی ڈار صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ اس resolution کو seriously لیا جائے for outsiders تاکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ now Parliament is giving them a warning and nation is behind them. دوسری طرف حکومت سے بھی کہ verbal protest کافی نہیں ہے اب آپ کو اس معاملے میں کوئی نہ کوئی موثر اقدام کرنا ہوگا اور sovereignty درخواستوں سے اور گزارشات سے defend نہیں ہوتی۔ Sovereignty کی حفاظت کے لیے جرات، قربانی اور ردعمل show کرنا پڑتا ہے اور چھوٹے چھوٹے ممالک نے یہ کیا ہے۔ کیوبا نے کیا، لبنان نے کیا، شمالی کوریا نے کیا ہے، کیا ہم ان سے بھی گئے گزرے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ترکی کی پارلیمنٹ نے جب resolution pass کردیا کہ امریکی فوجیں ترکی کی سرزمین سے نہیں گزرسکتیں تو ان کو اپنا راستہ بدلنا پڑا ورنہ originally ان کا plan یہ تھا کہ وہ دردانیہ (Dardania) سے آئیں گے۔ آخر ہماری پارلیمنٹ کیا اتنی غیر موثر ہے؟ اور ہماری حکومت کیا پارلیمنٹ کے اس clear verdict کو نظرانداز کرے گی اور اس کو enforce نہیں کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈار صاحب کا مطالبہ بالکل صحیح ہے۔ اس resolution کو اس context میں لینا چاہیے کہ یہ joint Parliament

Resolution کی تائید اور extension ہے اور اس کی violation کا notice لیا جا رہا ہے اور اب ہم چیزوں کو unnoticed نہیں جانے دیں گے اور ہمیں یہ حکومت سے بھی توقع ہے۔ انشاء اللہ پوری قوم کے ساتھ، مجھے پتا ہے کہ ان کے جذبات بھی یہی ہیں، اب ان جذبات کو عملی شکل دینے کی ضرورت ہے، یہ ہمارا مطالبہ ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: اس وقت انتہائی ایک غیر یقینی صورتحال پیدا ہوچکی ہے۔ اس وقت آپ کی security forces and armed forces demoralized ہیں، آپ کے لوگ demoralized ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس اتحاد کو پیدا کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس پارلیمنٹ کو جس طریقے سے ہمارے صدر صاحب نے کہا، ہمارے وزیر اعظم صاحب نے کہا کہ empowered ہے تو empowered کا مطلب طاقت کا ہونا ہے، نہ ہونا نہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس resolution کے پیچھے ایک بہت بڑی قوت ہے اور وہ قوت ہے عوام کی۔ اس لیے ایک یقینی صورتحال پیدا کرنے کے لیے اس اتحاد کو اپنے ملک کی سرحدوں تک لے جانے کی ضرورت ہے کہ ہم ایک ہی message دیں اور اپنے دشمن کو دشمن کہنا میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بہت بڑا جہاد ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب والا! دیکھیں ابھی قرارداد کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی اور یہ اٹھارھویں مرتبہ ہماری سرزمین کے خلاف حملہ ہوا۔

جناب چیئرمین: یہ سب چیزیں اپنی تقریر میں کہہ سکتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: اس پر سنجیدگی سے غور کریں ورنہ ہماری اور مشرف دور کی پالیسی میں کیا فرق ہوا۔ لوگوں کو کچھ تو تبدیلی کا احساس ہونا چاہیے۔ اگر اسی طرح ہم قرارداد پر قرارداد پاس کرتے رہے اور وہاں سے attack پر attack ہوتے رہے تو یہ پوری قوم کے لیے ایک مذاق بن گیا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کی گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں۔ میں قائد ایوان سے انتہائی مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ ہمارے احساسات کو بھرپور طریقے سے وزیراعظم تک پہنچا دیں، صدر صاحب تک پہنچا دیں اور امریکی حکومت کو واضح لفظوں میں کہیں کہ we can not do more. شکریہ۔

Leave of Absence

جناب چیئرمین۔ رخصت کی درخواستیں ۔ چوہدری محمد انور بھنڈر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 27 تا 31 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سید دلاور عباس نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 24 تا 29 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، حافظ عبدالمالک قادری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 27 تا 30 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، مولانا محمد صالح شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر محمد ساعد ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، مولانا عبدالغفور حیدری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 27 تا 31 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: We will now start discussion on the President's Address to the Joint Session.

میں اپنے ساتھیوں سے تعاون کی التجا کروں گا کیونکہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ زیادہ سے زیادہ سات منٹ ہر ممبر بولے گا اور یہ کہ دہرائیں مت۔ نئی تجاویز پہلے شروع میں ہی کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمارے ساتھی بحث میں حصہ لے سکیں۔ اگر زیادہ وقت لیں گے تو پھر کچھ ہمارے ساتھی رہ جاتے ہیں۔ مہربانی کر کے پارلیمانی لیڈر کا وقت زیادہ ہے وہ بھی ان کو پتا ہے، وہ بھی اپنے مقررہ وقت کی سختی سے پابندی کریں اور تمام ممبران بھی۔

We may now discuss on the Presidential Address to the Joint Session of the Parliament. Mr. Nisar A. Memon.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب والا! تاکہ یہ ریکارڈ پر آجائے اور ایک commitment ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ prorogue ہونے سے پہلے یہ سپیکر صاحبہ سے co-ordinate کر کے کمیٹی بھی constitute کرلیں تاکہ دونوں کام ہوجائیں۔ At least وہ کمیٹی اپنا کام شروع کردے گی۔

Mr. Chairman: Convey the House's sentiments and Speaker Sahiba is working on that and I know that.

It may take a while but اس پر کیونکہ پارلیمانی لیڈرز سے بھی discussions چل رہی ہیں I am sure they also realise the importance.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am not in a position to make a commitment on that. I can only make commitment on what I can deliver and the steps that are taken that I can deliver and I will before the

House is prorogued, inform the House on that. I will convey the sentiments to the Speaker.

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon.

Discussion on the Presidential Address.

Senator Nisar A. Memon: *Bismillah - ir - Rehman - ir - Rahim.* Thank you Mr. Chairman. 20th September 2008 marked the date for the first address by the new President of Pakistan as head of the State and I repeat, as head of State and not as the Co-Chairman of the party. President, according to the Constitution represents the unity of the Federation. I want to congratulate, Mr. Chairman, all the political parties in the Opposition who made it possible to listen to the speech of the President uninterrupted and they have set a new tradition, unlike the deplorable traditions of the past when there used to be noisy scenes. This time the Opposition set of a new tradition to give respect to the Chair of the President of Pakistan and listen to him quietly and now I am happy that we are debating.

اس پوری ڈبیٹ میں کہنے کو تو بہت کچھ ہے مگر میں نے ان کی تقریر کو پانچ حصوں میں رکھا ہے۔ ایک سیاسی ہے، دوسرا سماجی ہے، تیسرا اقتصادی ہے، چوتھا فارن پالیسی کا حصہ ہے اور پانچواں، اس میں چند mis-statements ہیں۔ ان پانچ حصوں میں سے میں پندرہ points صدر پاکستان کے quote کروں گا۔ ہیں وہ جس پر ابھی تک جو violation یا deviation ہو چکی ہیں میں اس کا ذکر کروں گا تاکہ قوم کے سامنے یہ آجائے کہ تقریر کیا تھی اور تقریر کے بعد کیا ہو رہا ہے۔

پہلی بات تو سیاسی طور پر، ان کی تقریر انگریزی میں تھی I will quote. "President said, "I shall not allow politics of vengeance." میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس تقریر کے بعد ہم نے پہلی violation یہ دیکھی کہ سندھ حکومت، جہاں پر ان کی حکومت ہے وہاں پر چیف منسٹر اور ان کے ساتھیوں نے پاکستان مسلم لیگ کے جو پہلے قائد حزب اختلاف تھے، اب پارٹی لیڈر ہیں، چوہدری پرویز الٰہی کے خلاف FIR کاٹی گئی۔ مجھے خوشی ہے کہ اس بارے میں پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیراعظم صاحب نے کہا کہ وہ نہیں ہوگا۔ مگر violation ہوئی اور اس کے بعد ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اسی صوبے میں الطاف اثر جو کہ پاکستان مسلم سندھ کے لیڈر ہیں ان کو solitary confinement میں رکھا گیا۔ اس طرح سے کئی پاکستان مسلم لیگ کے لیڈران اپنی constituencies میں جا نہیں سکتے۔ ان کے خلاف اس طرح کی humilitions, arrests اور یہاں تک کہ physical eliminations کے attemps اور ان کو دھمکیاں مل رہی ہیں جس کی اس صورت حال کو کسی صورت میں politics of vengeance یقیناً کہا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لسٹ بڑی لمبی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ اس کو present کرے گی۔

Violation No.2. جو ہوئی ہے وہ پنجاب میں ہوئی ہے جہاں پر ہم نے دیکھا

Number of cases have been instituted against the Pakistan Muslim League leadership including Chaudhry Shujaat and Chaudhry Parvez Elahi and Chaudhry Wajahat

ان کے لوگوں کے اور کئی پاکستان مسلم لیگ کے لوگوں کے cases initiate مختلف طریقوں سے کئے گئے ہیں۔

Violation No.3. مرکزی حکومت نے IB اور FIA کے افسران، وہ نمبر، نظر نہیں آتا کس نمبر سے کال ہوتی ہے، میرا تو یہ خیال ہے کہ اس کو ختم کر دینا چاہیے کیونکہ transparency یہی ہے پتا چلنا چاہیے کہ کون کال کر رہا ہے۔ وہاں سے مرکزی حکومت کے نمائندے identify کرتے ہیں اور ہمارے parliamentarians کو دھمکیاں دے رہے ہیں، عورتوں تک کو انہوں نے نہیں چھوڑا۔

اس کے بعد میں آتا ہوں، نمبر ۲ پوائنٹ جو صدر پاکستان نے کہا تھا in english and I quote, "whole Parliament in the highest esteems and seek guidance from the Parliament."

میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا تو بڑا صحیح تھا۔ ہم اس کو سراہتے ہیں مگر اگر ہم آگے چلتے ہیں تو انہوں نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ ایک پارلیمنٹری کمیٹی بنے گی جو کہ 17 ویں ترمیم اور 58(2)(B) کو نکالنے کے لیے ان کے الفاظ تھے کہ وہ اس پر نظرثانی کریں گے۔ بہرحال آج چالیس دن ہوگئے مگر اس طرح کی کمیٹی مجھے علم نہیں ہے کہ کوئی کمیٹی بنی ہے۔ اس کے بعد پارلیمنٹ کا joint اجلاس ہوا، جس میں ایک اور پارلیمانی پارٹی کا ذکر ہوا ہے جو کہ نیشنل سیکورٹی پر بنے گی اور اس کا ابھی تک کچھ علم نہیں ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ پاکستان کے عوام صرف نعروں سے، بیانات سے، مطمئن نہیں ہوسکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے کہ بیانات کو چھوڑ کر اب ہماری یہ جو tendency ہے to have the powers جسے ماضی میں dictatorial powers کہا گیا اور یہاں تک کہ اس کو الیکشن میں رکھا کہ جمہوریت میں یہ اختیارات نہیں ہوں گے۔ آج ایسا لگتا ہے کہ وہ اختیارات تو رکھے ہوئے ہیں اور لوگوں کا اب یہ بھی کہنا ہے کہ شاید ہم ایک پارٹی اور ایک hybrid family کی civilian dictatorial کی طرف جا رہے ہیں۔ جو آگے چل کر مزید سامنے آئے گی۔ اس طرح کی powers کو ہٹایا نہیں گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ resolution جو سیکورٹی کا ہے اس پر تو آج بات ہو ہی گئی اس کو جو violate کیا جا رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہیں۔

تیسرا پوائنٹ میں یہ کہوں گا جو اس میں دیا گیا ہے کہ he said that, President very kindly and very rightly said, "we will repect the mandate of 18th February Elections".

میں آپ کو یاد دلاؤں کہ یہاں پر بھی تین، چار major violations آئی ہیں۔ پہلی جو violation سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کی انیس سیٹیں بلوچستان اسمبلی میں تھیں۔ سب سے بڑی اکثریت والی پارٹی تھی مگر وہاں پر ان کے ممبرز کو دباؤ کے نتیجے میں، ان کی loyalty تبدیل کر کے یا ویسے ہی وہاں پر پاکستان مسلم لیگ کی حکومتنہیں بنانے دی

گئی۔ میرے خیال میں یہ violation ہے اس بات کی کہ یہ الیکشن کے mandate کو مان رہے ہیں۔

دوسرا violation یہ بھی ہوا ہے کہ ممبروں کو جب Presidential Election ہوئے ہیں تو sanctity of vote کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ یہاں تک کہ شکر خدا کا کہ پچھلی حکومت نے میڈیا کی آزادی کی وجہ سے کیمروں نے catch بھی کیا اور نہ صرف یہ بلکہ ایک صوبے کے چیف منسٹر کو ووٹ دکھاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ ساری چیزیں اس بات کی دلیل ہیں کہ صدارتی الیکشن میں کیا کیا violations ہوئی ہیں۔ اس کے بعد ایک اور violation اسی سمت میں ہوئی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے جو ممبران ہیں وہ پارلیمنٹری پارٹی، نیشنل اسمبلی، سینیٹ وہاں پر ایک صوبے کے چیف منسٹر، یہ اخباروں میں آیا ہے اور لوگوں نے بھی رپورٹ دی ہے کہ ان کو چیف منسٹر فون کر کے یہ چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹری لیڈر کو تبدیل کیا جائے by force اور اس کے لیے forms وغیرہ لیے جا رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس طرح کا anti-democratic عمل اور اپنی پارٹی کو چلانے کا عمل تو سمجھ میں آتا ہے مگر دوسری پارٹیوں میں مداخلت پاکستان میں کسی طرح بھی جمہوریت کی خدمت نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس سلسلے میں جو مینڈیٹ ملا تھا، شمالی علاقوں میں پاکستان مسلم لیگ کی اکثریت اور بڑی واضح اکثریت کے ساتھ وہاں پر الیکشن جیتے تھے۔ چھتیس میں سے چوبیس ممبرز پاکستان مسلم لیگ کے تھے۔ وہاں پر وزرا یا جن کو advisor کہا جاتا ہے ان چھ کو administration نے یہ کہہ کر، وہاں پر الیکشن میں سپورٹ کا کہا حالانکہ ان کا تو electoral college بھی نہیں ہے مگر یہ بھی واضح مینڈیٹ جو الیکشن میں ملتا ہے اس کو violate کیا گیا ہے۔

جناب والا! اب ہم آتے ہیں کہ ناردرن ایریا کے لیے کہا گیا ہے and I quote in english, The President says, "Northern Areas" basic rights, representative rule and an independent judiciary

کا قیام ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں اس سے بڑی violation, یہ contradiction ہے، statement ایک ہے عملی طور پر یہ ہوا ہے کہ ایک لیڈی اپوزیشن ایم این اے نے جب قومی اسمبلی میں ایک Bill move کیا کہ ان کی آزادی کے لیے، basic rights representative rule,

independent judiciary کے لیے جو ماضی میں ہوا ہے اس سے کہیں آگے لے جانے کے لیے بل move کیا تو وزیراعظم بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم نے خود دیکھا کہ وہ اپنے کسی کاغذات پر دستخط کر رہے تھے مگر ان کیپارٹی نے oppose کیا۔ یہ میرے خیال میں deplorable violation ہے fundamental rights of the Northern Areas' people اور ان کے علاقے کے لوگوں کی اور پھر ایک ممبر کی breach of privilege ہے۔ یہ double standard اب پاکستان میں نہیں چل سکتا کیونکہ بڑے واضح طور پر کہا گیا کہ ہم پارلیمنٹ کو مقدس سمجھتے ہیں تو وہ ہمیں کہیں پر نظر نہیں آ رہا۔

کئی ایسی چیزیں ہیں مگر وقت کی کمی کی وجہ سے میں اس کو آگے نہیں لے جاؤں گا لیکن صرف اتنا کہوں گا کہ I can go on and on کہ اگر یہ لیڈر شپ اتنا نیچے گر کر اس طرح کی چیزیں کرتی ہے تو میرے خیال میں یہ پاکستانی عوام کے ذہن میں good governance کی طرف نہیں آتا۔

اب میں ہوں economy کی طرف آتا ہوں حالانکہ میرے علم میں ہے کہ economy پر پرسوں بات ہوگی مگر اس وقت چونکہ انہوں نے فرمایا تھا' "I have a dream of freedom from poverty, hunger, terrorism and disunity آیئے اس میں ' میں کچھ comments اس پر بھی کر دوں کہ violation یہ ہوا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ان کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ وزیر خزانہ اپنا دیا اور اس کے بعد کام نہیں چل سکا۔ Unity نہیں رہی' اتحاد ختم ہوا' پھر پاکستان مسلم لیگ کی جگہ پر وہ اپنی پارٹی کا وزیر خزانہ لائے مگر غالباً کامیابی ان کو بھی نظر نہیں آئی تو اب ایک معروف banker کو لایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ failed governance ہے۔ سات مہینے میں جس میں کہ President of Pakistan at the helm of the affiars رہے چالیس دن میں نہ صرف ملک کے بلکہ پارٹی کے بھی اور انہوں نے اپنے nominated Prime Minister کے through یہ کام کیا۔ اس سلسلے میں violation ایک اور ہوئی ہے کہ new President نے یہ کہا کہ ہم Centre میں National government install کریں گے اور یہ unity رہے گی۔ یہ unity اس وقت نہیں ہے۔

بلوچستان میں leadership نے جو ان کو وہاں پر support کیا تھا اور بلوچستان کے

لیے جو بیانات آئے تھے، یہ اخباروں کی ساری clippings میرے پاس موجود ہیں۔ بلوچستان نے بھی اب اپنے تحفظات بیان کرنے شروع کر دیئے ہیں۔اب میں اس طرف آتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ Consensus on provincial autonomy and resources distribution ہم کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں یہ صرف باتیں ہیں، کوئی actions نہیں ہیں۔ provinces اس وقت ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں۔ North Frontier Province کے C.M. نے پنجاب کے خلاف یہ کہا ہے کہ وہاں سے آٹا نہیں آ رہا ہے اور سندھ میں اس وقت قادرپور گیس کے ذخائر کے سلسلے میں احتجاج ہو رہا ہے کہ یہ ہمارے province کا سرمایا ہے اور اس کو privatise نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اب میرا یہ خیال ہے کہ country جو ہے، وہ ابھی تک NFC Award کا کہا گیا تھا کہ پہلے کی حکومت میں کیا گیا تھا، اس وقت کے صدر صاحب نے کیا تھا۔ اب نیا آئے گا۔ اس کا ابھی تک علم نہیں ہے کیا ہوا۔ اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ ایف سی آر آئے گا۔ اس کا کیا ہوا، ہمیں علم نہیں ہے۔

اب میں Foreign Policy کی طرف آتا ہوں۔ اس میں انہوں نے یہ فرمایا and I quote, " We shall not allow violation of our sovereignty and territorial integrity by any power.

میرے خیال میں اس ہاؤس نے ایک Resolution پاس کر لیا ہے۔ مجھے مزید کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایک طرف تو ایک دن Joint Resolution ہوتا ہےاور دوسرے دن attack ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جو اس Resolution میں نہیں آیا ہے، ہمیں یہ کرنا چاہیے صرف Ambassador کو بلا کے کام نہیں ہوگا۔ ہمیں، حکومت پاکستان کو اپنی افواج کو instruct کر دینا چاہیے کہ جیسے ہی کوئی مداخلت ہوتی ہے، کوئی ہماری territory میں آتا ہے تو ان کو مار گرائیں۔ چاہے وہ اپنے دوست ممالک کے طیارے کیوں نہ ہوں۔ اس کے علاوہ وہ اردو میں کہتے ہیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے، تو یہ ہمیں کرنا ہوگا۔

جناب عالی! میں یہ بھی کہوں گا کہ foreign policy میں انہوں نے انڈیا کے لیے فرمایا کہ It is time for new ideas and it is time for bold commitment, it is time for reconciliation. میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کو ہمیشہ کہا جا رہا ہے کہ ان کو لیا

جائے گا۔ انڈیا کے سلسلے میں flood gates کھول دیئے گئے ہیں trade کے لیے اور ہمیں معلوم ہے کہ trade کے ساتھ ان کے agents بھی اندر آئیں گے اور وہ سارا سلسلہ شروع ہو چکا ہے مگر پارلیمنٹ کو اس سلسلے میں نہ confidence میں لیا گیا اور نہ ہی کچھ پتہ ہے۔

جہاں تک کشمیریوں کا تعلق ہے، ہم نے کشمیریوں کے لیے ان کو terrorists بھی کہا اور جس کے نتیجے میں ہمارے پاکستان کے لیڈروں کی effigies بارہ مولا میں جلائی گئیں اور یہ سارا ہم سب کو علم ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں پاکستان کے لوگوں کو کشمیریوں کی جدوجہد کے بارے میں full support کرنا چاہیے اور ایسے بیانات سے ہمیں گریز کرنا چاہیے کہ ہم یہ نہ کہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس وقت یہ کہنا کہ new ideas یا bold initiatives تو شاید یہ جو new ideas کی بات ہوگی جب تک ہمارا پانی رکا ہوا ہے وہ رکا رہے گا۔ ہم ideas کی بات کرتے رہیں گے۔ re-conciliation ہم انڈیا کے ساتھ کر سکتے ہیں مگر re-conciliation with our own people, with our own political parties. وہ یہاں پاکستان میں کہیں نظر نہیں آ رہی۔ ہاں اس وقت نظر آتی ہے جب re-conciliation کے نتیجے میں cases واپس لینے کی بات تھی، اس وقت re-conciliation کی بات تھی۔ اب ممکن ہے آئندہ چل کے اگر کوئی cases کی بات ہوگی تو re-conciliation نظر آئے گی۔ پھر میں quote کرتا ہوں کہ We will take our relationship with China to greater high. آمنا و صدقنا میں سمجھتا ہوں Let us do it, بہت اچھا کہا ہے اور یہ action کے ذریعے قوم کو ذریعے دکھایا جائے کہ ہم اس کو نئی heights پر لے جائیں گے۔

پھر یہ کہا جا رہا ہے، and I quote, our endeavour to promote regional and international peace and security. میں دیکھتا رہا کہ اس پوری statement میں foreign affairs پہ کہ صدر پاکستان نے سارک کا کہیں ذکر نہیں کیا۔لوگ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا سارک میں اب چائنا کے آنے کے بعد اس کو دفنا دیا جائے گا اور regional کی بات کریں گے مگر سارک کے ناطے سے نہیں کریں گے۔ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کیوں کہ اگر

سارک کو ہم نے چھوڑ دیا تو چھوٹے ممالک وہ انڈیا کی domination میں رہے ہیں اور اب بھی اگر سارک ختم ہو جاتی ہے یا ineffective ہو جاتی ہے جو کہ سابق صدر پاکستان، مشرف صاحب نے اس وقت ہاتھ ملا کر شروع کیا تھا اور اس regional cooperation کو بڑھایا تھا، اگر وہ ختم ہو گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ This will be at the cost of appeasement of the some of the powers.

اب میں ایک اور violation کی طرف آتا ہوں۔ Foreign Policy میں سارے ممالک کا ذکر ہے مگر Russia کا ذکر نہیں ہے۔ یہ وہی Russia ہےجو ایک سپر پاور تھا اور اب بھی ایک بہت طاقتور ملک ہے اور اس کے یہاں پر Central Asia میں اثرات ہیں، ان کا اثر ہے اور ہمیں چاہیے کہ جو راستے کھولے گئے تھے ماضی کی حکومت میں ان کو اور آگے بڑھایا جائے کیونکہ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ شاید یہ کسی دباؤ میں آ کے، چاہے وہ بڑے ملک کا ہو یا افغانستان کا ہو یا انڈیا کا، شاید اس کی وجہ سے ہم نہیں کر رہے ہیں۔

یہ تو میں نے ذکر کیا سیاسی اور اقتصادی اب جو چیزیں سماجی ہیں جن میں سب سے بڑا justice to women. I quote, "We cannot reverse by the stroke of pen but turn the tide slowly."

میرے خیال میں اس کو ہم مان نہیں سکتے tide کو slowly turn کرنے کا۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر قتل عام شروع ہے۔ اب تو ہماری بچیوں کو کتوں کے حوالے کیا جا رہا ہے اور پھر ان کو shoot کیا جا رہا ہے۔ اس کی بڑی مذمت کوئی نہیں کر سکتا کہ یہ وقت نہیں ہے کہ slow کیا جائے گا۔ باقی چیزیں تو ہم بڑی fast کرتے ہیں۔ Powerجب بڑھانی ہوتی ہےتو بڑا fast کرتے ہیں مگر یہ کام، ہم اپنے بچوں اور عورتوں کی تذلیل برداشت نہیں کر سکتے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ خاص طور پر بتایا گیا، یہ سی ایم سندھ کی constituency میں ہوا ہے تو میرے خیال میں یہ ان کا بھی مسئلہ ہوگا کہ وہ کس طرح سے اپنا defence کرتے ہیں۔ بہرحال ایک اور کہا گیا کہ self-regulation will be brought in replacing PEMRA and Print Media laws. میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ یہ بہت اچھا قدم ہے۔ مگر آج سات

مہینے ہو گئے ہیں۔ ہمنے سنا ہے کہ اس پہ کام ہوگا مگر ابھی تک اس پر کوئی progress نظر نہیں آئی۔ میں بڑی عزت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ میں نے اسے پڑھا and I quote, who has walked from the death cell to Presidency. Did he? میرا نہیں خیال ہے کہ کوئی بھی death cell میں موجود تھے جہاں سے وہ Presidency میں آئے اور وہ تو نیویارک سے آئے تھے۔ دوسرا mis-statement ہے کہ

never before in the history of this country, a President stood here, in Parliament and given away his power. Did he give up the powers? He only appointed a committee which has also not come in.

تو کوئی powers نہیں دی گئی ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ لوگ جب position of responsibility میں ہوں تو اپنی statement بہت احتیاط اور محتاط ہو کر دیں کیونکہ پاکستان کا سماجی fabric ویسے ہی متاثر ہوا ہے اور ان چیزوں سے مزید ہوگا۔ میں یہ کہوں گا کہ پاکستان میں آج ہر طرف احتجاج ہے، چاہے وہ وکلاء کا احتجاج ہو، عورتوں کا ہو، غریب ہاریوں کا ہو یا اس سلسلے میں کراچی میں خاص طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ بجلی کے سلسلے میں ہو اور agriculture کے ناقص seedsکے بارے میں ہو۔ ہر طرف احتجاج ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ

while the country is burning, the Nero is singing his songs sitting on the mountain.

تو اس طرح کی چیز نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ساری چیزیں، یہ violations یہ failure ہے اور یہ poor governance کی وجہ سے ہوا ہے اور کوئی بھی سمجھدار آدمی پچھلی government کو جس کو گئے ہوئے ایک سال ہوگیا ہے۔ اس پر یا پہلے صدر پاکستان پر الزام نہیں رکھ سکتا ہے۔ میرے خیال میں یہ اب ختم ہو جانا چاہیے۔ پاکستان کے عوام اب اس کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ یہ ابھی تک پیچھے والوں کو ذمہ دار قرار دے رہے ہیں۔ میرے خیال میں

it is not the question, Mr. Chairman, of who is Camp Commander or somebody who is a Jocky or somebody who is Cavallery Commander but being a leader is the question. Leadership is involved, either you have it or not. Mr. Chairman, through your and through the courtesy of this House I would like to say Mr. President what they talk since it is not

your credibility but it is the credibility of the entire Nation. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Raza Sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین صاحب! I am grateful to you کہ آپ نے مجھے یہ موقعہ فراہم کیا اور یہ یقیناً ایک معمول ہونا چاہیے تھا کہ ہر پارلیمانی سال کی ابتداء صدر کے خطاب سے ہو اور اس کے اوپر دونوں ایوانوں میں بحث ہو لیکن unfortunately پچھلے کئی سال سے جنرل مشرف نے پارلیمان کے سامنے آنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ un-couth لوگوں کا ہاؤس ہے۔لہذا میری شان کے خلاف ہے کہ میں ان کے سامنے جا کر تقریر کروں ۔جہاں پر میں تمام اپوزیشن کی جماعتوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے President کی تقریر سنی وہاں پر میں بالخصوص the honourable Senator from Sindh کو یہ بھی یاد کروانا چاہتا ہوں کہ شاید وہ اس بات کو بھول گئے کہ جس صدر نے اس ایوان کو address کیا اس صدر کی election کی legitimacy کا کوئی problem نہیں تھا ۔جنرل مشرف کی legitimacy in question تھی۔ 12 اکتوبر سے لے کر اس تاریخ تک جب تک انہوں نے resign کیا اور وہ legitimacy کا problem اور اس legitimacy کو اپوزیشن وہاں پر challenge کرتی آئی ہے۔ جناب چیئرمین ! ہمیں بہت شوق ہے اور خاص طور پر جب ہم multi-national سے آتے ہیں تو ہمیں اور زیادہ شوق ہوتا ہے کہ ہم دیگر ممالک اور باہر کے ممالک کو دیکھیں اور اپنی democracy کو ان ممالک کے ساتھ اس کا موازنہ کریں ۔جناب چیئرمین! ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے پارلیمان میں desk thumping تو ایک بہت ہی مہذب form of protest ہے۔ آپ نے تو دیکھا ہے کہ دنیا کی پارلیمانوں کے اندر تو لاتیں، گھونسے اور کرسیاں بھی چلتی ہیں لیکن اس سے جمہوریت کمزور نہیں ہوتی۔ اس سے institutions کو wind up نہیں کیا جاتا اسے مارشل لاء کی راہ کو ہموار نہیں کیا جاتا۔ لہذا جس صدر نے address کیا وہ اس قوم کا، اس ملک کا، اس Electoral College کا elected President تھا

under the Constitution of Pakistan. He was not usurper like General Musharraf was. He did not remove an elected government and usurped

the powers of government and come into office.

اور نہ ہی اس نے آئین کو توڑا مروڑا تاکہ وہ اپنے اقتدار کو طول دے سکے۔یا اپنے اقتدار کو برقرار رکھ سکے۔جناب چیئرمین صاحب! یہاں پر بات کی گئی کہ تضاد ہے اور violations ہیں ۔صدر کی تقریر کے اندر '' اگرکوئی اور فاضل ممبر یہاں سے یہ بات کرتا تو شاید میں یہ جواب نہ دیتا لیکن جب تضادات کی بات ہو رہی ہے اور violations کی بات ہو رہی ہے اور قول و فعل کے اندر تضاد کی بات ہو رہی ہے تو پھر جناب چیئرمین! ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ

DMD of a multi-national to spokesman of Gen. Musharraf to a new born revolutionary of today.

یعنی آج یہ کہا جا رہا ہے کہ ہمیں مورد الزام ٹھہرایا جا رہا ہے کہ ہم امریکہ کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ آج ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ کافی نہیں ہے کہ Ambassador کو بلایا جائے آپ اس وقت اس حکومت کا حصہ تھے ۔آپ Chairman Defence Standing Commmittee تھے جب آپ کی Defence forces کہاں تھیں جب attack آپ کے ملک کے اوپر آپ کی سرزمین پر ہوتا تھا ۔آپ کا Defence Minister اور فارن منسٹر یہاں پر آ کر کہتا تھا کہ یہ attack امریکیوں نے نہیں یہ attack ہم نے اپنے لوگوں کے اوپر کیا ہے اور آپ desk thumping کیا کرتے تھے اور آج جب Ambassador کو پہلے بھی بلایا گیا اور demarche دیا گیا۔ پارلیمان کی joint resolution لائی گئیاور امریکہ کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حکومت بات کرتی ہے ۔آپ کہتے ہیں کہ enough is not being done. پھر ہمیں یہ الزام دیا جا رہا ہے کہ جناب! ہندوستان کے ساتھآپ بات نہ کریں ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ trade کے ساتھ کیا ہو جاتا ہے۔ جب جنرل مشرف نے کشمیر کی پالیسی کو do away کر دیا جب جنرل مشرف نے کشمیر کی پالیسی کو خیر آباد کہہ دیا تو اس وقت آپ نے اس کو oppose نہیں کیا اس وقت تو آپ یہاں بیٹھے ہوئے soft image کو project کر رہے تھے، اس وقت تو آپ نے یہباتیں نہیں کیں ۔آج آپ کہہ رہے ہیں کہ کشمیر کی پالیسی صحیح نہیں ہے آج آپ کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ روابط نہیں ہونے چاہیئں اور حکومت کو ایک سخت پوزیشن لینی چاہیے آج ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ show meet چائنا کے ساتھ polity میں

Yes we will show meet. We are the people who have the traditions. We are the people who are the heirs of the legacy of the man who said that the friendship with China is higher than the Himalayas and deaper than the deapest ocean. That is our legacy. We ensure that meet. You capitulated on 9/11.

آپ نے پاکستان کے تمام انڈے ایک basket میں ڈال دیے اور ہم نے اس کو correct کیا۔ پہلا جو official دورہ صدر کا ہوا وہ چین کا ہوا اور پھر انہوں نے کہا کہ میں ہر تین مہینے بعد وہاں پر جاؤں گا تاکہ پاکستان کے تعلقات ان کے ساتھ بہتر ہوسکیں اس وقت آپ کوچین کا خیال نہیں آیا ، اس وقت آپ کو روس کا بھی خیال نہیں آیا کیونکہ روس بھی امریکہ بہادر کا جس کی آپ پالیسی tow کر رہے تھے وہ بھی اس line پر نہیں آتا تھا۔جناب چیئرمین! ہمیں یہ بات کہی جا رہی ہے کہ جی violation ہوئی ہے کہ پارلیمان جو ہے وہ بالا دست نہیں ہے اور کہا گیا کہ پارلیمان بالا دست ہوگا اور پارلیمان کی بالا دستی ہمیں نظر نہیں آ رہی ۔مجھے پاکستان کی پارلیمان کی تاریخ کے اندر اتنے major issue کے اوپر، اتنے sensitve issue کے اوپر، briefing دی ۔ جب قادیانی مسئلہ ہوا تھا تو تب بھی Joint Sitting of the Parliament نہیں تھی، وہ نیشنل اسمبلی کے ہاؤس کی کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے اندر اس مسئلہ کو take up کیا گیا لیکن وہ بھی پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ یہ بھی coalition حکومت ہے جس نے اس sensitive issue پر پارلیمان کا Joint Session call کیا اور پارلیمان سے guide- line لی جس کو implement کرنے کے لیے اب سیاسی جماعتیں اور قوتیں آگے بڑھیں گی۔ ہمیں کہا جا رہاہے کہ یہاں پارلیمان کی بالادستی نہیں ہے۔ پارلیمان کی بالادستی کی بات کی گئی ہے، میں honourable Senator from Sindh کو یاد کراؤں کہ ان کی تو کابینہ کو تو ان پالیسیوں کا علم نہیں ہوتا تھاجن کا جنرل مشرف اعلان کردیتے تھے اور ان کے Foreign Minister on record ہیں یہ کہنے کے لیے کہ میں پہلے ان کی statement تو دیکھ لوں۔پھر اس پر comment کروں گا۔

Mr. Chairman, people have a short memory but their memory is

not so short that you can take them for a ride in such a passion.

جناب چیئرمین! پھر بات کی جا رہی ہے کہ reconciliation ہو اور reconciliation کے طور پر اس حکومت نے کچھ نہیں کہا اور محض speech میں ایک بات کی گئی۔ اگر reconciliation نہ ہوتی اور گورنمنٹ reconciliation کی طرف نہ بڑھ رہی ہوتی تو یہ consensus evolve نہ ہوتا جو Joint Session میں آپ کے سامنے آیا ہے۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ملک کو جس اندرونی اور بیرونی مسائل کا سامنا ہے، ان کو صرف اور صرف ایک policy of national reconciliation سے حل کیا جا سکتا ہے۔ جب تمام سیاسی قوتیں اکٹھی مل کر آگے چلیں گیں تو تبھی یہ مسئلہ پوری طرح حل کیا جا سکے گا اور پھر جناب چیئرمین، ہمیں اس بات کا بھی الزام دیا گیا کہ ان کے اندر کی جماعت کی leadership کو change کرنے میں کسی Chief Minister کا ہاتھ ہے۔ خدا را! جو آپ کی اپنی internal weaknesses ہیں، ان کو دوسروں کی دہلیز پر لا کر کھڑا نہ کریں۔ اس بات کو آپ کیوں admit نہیں کرتے کہ آپ کے اندر سے کچھ لوگ ایسے ہیں اور یہ اخبارات میں بات آئی ہے کہ جو اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ دوبارہ جنرل مشرف کو resurrect کریں اور جو genuine political leadership ہے، اس کو ہٹایا جائے اور مشرف کو سامنے لایا جائے۔ میں یہاں پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں حالانکہ یہ party کا internal مسئلہ ہے لیکن چونکہ انہوں نے یہ لا کر ہماری دہلیز پر کھڑا کر دیا ہے تو پھر یہ بات واضح طور پر اس پارلیمان کے floor پر جنرل مشرف سن لیں کہ اگر اس کے ذہن میں کوئی politics ہے تو then he should be ready to face the consequences. Mr. Chairman, then he should be ready to face the crimes that he has committed against the people of Pakistan. Then he should be ready to face the crimes that he has committed against the Constitution of Pakistan and he should be ready to face the two years ban.

اس کے بعد وہ سوچیں کہ وہ political leadership کو ہٹائیں اور پھر خود وہاں پر آ کر بیٹھیں۔ جناب والا! جو آپ کے internal problems ہیں، ان کو وہاں تک رکھیں۔ اس

قوم نے جنرل مشرف کے خلاف ' اور میں سمجھتا ہوں کہ PML(Q) تو ایسے ہی in the backlash آ گئی ' اصل فیصلہ 18 فروری کو جو قوم نے دیا تھا' وہ جنرل مشرف اور اس کے پالیسیوں کے خلاف تھا۔ اگر آج کوئی یہ کوشش کرے گا کہ مشرف کو rehabilitate کرے تو actual fact یہ ہے کہ وہ 18 فروری کے فیصلے کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا اور پاکستان کے عوام 18 فروری کے فیصلے کو تبدیل ہونے نہیں دیں گے۔ عوام ایسا نہیں ہونے دیں گے۔

میں آخر میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے یہ موقع فراہم کیا اور حکومت کی جانب سے اور coalition کی جانب سے میں تمام سیاسی جماعتوں کو اور سیاسی قوتیں جو پارلیمان کے اندر بھی اور پارلیمان کے باہر بھی ہیں' ان کو اس بات کی دعوت دوں گا کہ جو موجودہ ملک کی سیاسی' اندرونی اور بیرونی صورت حال ہے ' اس میں وقت اور تاریخ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے پارٹی differences کو ختم کرکے اس وفاق کو بچانے کی بات کریں۔ وفاق پاکستان بچے گا تو ہماری سیاست بھی ہوگی ۔ خدانخواستہ اگر وفاق کو کچھ ہواتو نہ آپ ہوں گے چیئرمین صاحب اور نہ میں ہوں گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب اسحاق ڈار۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، جناب چیئرمین' بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بھی Presidential Address پر بات کرنے کا موقع دیاہے۔ جو باتیں دونوں طرف سے' رضا ربانی صاحب اور نثار میمن صاحب نے کہیں' میں ان کو repeat کئے بغیرعرض کروں گا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے لیے بڑی اچھی اور خوش آئند development تھی ۔ 2003 میں مجھے یاد ہے کہ جب ہم نے Joint Parliament Session میں دو مکے دیکھے اور اس کے بعد وہ مکے جو تھے' وہ اتنے کمزور ہو گئے کہ انہیں کبھی ہمت نہیں پڑی کہ وہ واپس پارلیمان میں آ کر دونوں Joint Houses کو خطاب کر سکیں۔ یہ بات بالکل بجا ہے کہ کئی چیزیں پاکستان کو اس وقت درپیش ہیں' challenges درپیش ہیں' وہ یہ demand کرتے ہیں کہ ہم اس وقت سیاست سے بالا تر ہو کر پاکستان کے interests اور اس

کے مفادات کا تحفظ کریں ۔ جہاں بھی ہیں، جس پارٹی کے ساتھ بھی ہیں، divide کے جس طرف بھی بیٹھے ہیں۔ زرداری صاحب کے صدارتی خطاب کی تقریر میں جن areas کو cover کیا، اس میں بڑا clear emphasis تھا terrorism and extremism پر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ PML(N) کی جو 23 جولائی کو demand تھی جب مختلف پارٹیوں کے heads کو آرمی چیف نے PM House میں breifing دی، میں اس کو acknowledge کرتا ہوں۔ اس میں یہی تھا کہ in-camera briefing ہونی چاہئیے اور اس کے بعد ایک consensus ایک road map بنایا جائے۔ Political dialogues must be the focus of our future road map. ہم نے دیکھا کہ جب Joint Session ہو رہا تھا اور شروع میں Treasury Benches میں کچھ تحفظات ساتھیوں کے تھے کہ شاید PML(N) کوئی سیاست کھیلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں نے اس وقت بھی اپنے بھائی رضا ربانی کو اور دوسرے ساتھیوں کو Floor of the House پر assure کیا کہ یہ سیاست نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کی survival کا مسئلہ ہے۔ یہ پاکستان کی sovereignty کا مسئلہ ہے، یہ پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے۔ تو ہم PML(N) کے floor سے یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ خدانخواستہ اس issue پر سیاست کی جائے بلکہ ہم آپ کو کھلی support کریں گے۔ ہم حتی الامکان کوشش کریں گے کہ ہم ایک consensus road map بنائیں اور record اب اس چیز کی گواہی دیتا ہے کہ PLM(N) نے 20 اکتوبر کو Prime Minister Gillani Sahib کو ہماری پارٹی کے قائد میاں محمد نواز شریف نے ایک تفصیلی سے خط لکھا جس میں broad parameters propose کئے گئے کہ ان parameters کے اندر رہتے ہوئے ہمیں terrorism and extremism کی جنگ جیتنا ہے اور اس کے ساتھ ہم نے ایک nation ایک voice ہو کر ہم نے اس پر عمل کرنا ہے ۔مجھے خوشی ہے اور میں تمام جماعتوں کو appreciate کرتا ہوں، اپوزیشن کی بھی اور حکومتی اور ان کے allies کی بھی اور میں خصوصاً رضا ربانی صاحب کی کوششوں کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے مشترکہ اجلاس میں بہت کوشش کی کہ ایک consensus resolution emerge ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پارلیمنٹ کی یہ ایک بہت بڑی فتح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہماری as a nation, as a country, as parliament جو ہمارا سب سے weakest area ہے، وہ implementation ہے۔ ایک

famous جاپانی انٹرنیشنل ایکسپرٹ تھی، ان سے پوچھا گیا کہ پاکستان کے تین مسائل بتائیں۔
میں اس میٹنگ میں موجود تھا۔ انہوں نے کہا،

implementation, implementation, implementation. We resolve very good things. We give very beautiful speeches. We draw very good road map but unfortunately when the time comes to implement, we are unfortunately not up to the mark and this is what has resulted in today's Pakistan and where we are standing today.

میں سمجھتا ہوں کہ resolution پاس ہو چکا۔ اس کا جو key, real operative part ہے، وہ future کے لیے ایک parliamentary oversight committee ہے، جس کا آج بھی ذکر ہوا I hope کہ سپیکر صاحبہ تمام مصروفیات کے باوجود، کوئی اتنی لمبی چوڑی rocket science درکار نہیں ہے۔ چوبیس گھنٹے، اڑتالیس گھنٹے کے نوٹس پر تمام parties کو، جتنے nominees دینے ہیں، ایک دو whatever, the committee must be formed. آج ہم جو ان کی continuity in attacks in the terrority of Pakistan دیکھ رہے ہیں، یہ اس oversight committee کا کام ہے کہ they should meet on emergency basis, if need be many times in a day and review the situation. اگر ہمیں بحیثیت parliamentarian کام کرنا ہے تو پھر ہمیں اپنی duties اور responsibilities کو بھی discharge کرنا ہو گا۔ میں آپ کے توسط سے Leader of the House سے ایک دفعہ پھر گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کر کے اس کو fast track پر constitution of the committee کو finalize کریں۔ سپیکر صاحبہ کو already یہ joint house delegate، میں ہو چکا ہے اور اس کو announce کریں تاکہ اب وہ کمیٹی اس چیز کی ذمہ داری لے۔

دوسرا جو اس میں issue ہے، وہ independence of judiciary کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ پاکستان میں کسی کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہے۔ it is the matter of defining what is the independence of judiciary. مجھے یاد ہے کہ اٹھارہ فروری سے پہلے میاں رضا ربانی صاحب کا بھی وہی stand تھا جو ہمارا stand تھا۔ مجھے یاد ہے کہ محترمہ جب ججز کالونی میں گئیں تو انہوں

نے کہا کہ میرا چیف جسٹس افتخار چوہدری ہے۔ ہم اس کو revive کریں گے۔ ہم یہاں پاکستان کا جھنڈا دوبارہ لہرائیں گے۔ PML(N) کی کوئی individual specific یا اس کی قیادت کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم نے نہ کبھی ان سے کوئی favour لی ہے' نہ ان سے کبھی favour لینی ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ دس ستمبر ۲۰۰۷ء کو جب میاں نوازشریف' سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود deport کیے گئے تو سپریم کورٹ نے کچھ نہیں کیا لیکن اگر ہم اپنے ذاتی معاملات کو dominate کر کے ملکی فیصلے کریں گے تو جناب والا! وہ ملک کے مفاد میں نہیں ہو گا۔ یہ ایک واحد وجہ ہے کہ ہمیں ان لوگوں سے past میں کوئی relief نہیں ملی ' اس کے باوجود ہم بات کر رہے ہیں۔ اس ملک میں اتنی دفعہ مارشل لاء لگا' پارلیمنٹس گھر گئی' elected governments گھر گئیں تو خدا کے لیے جب پہلی دفعہ judiciary بھی گھر گئی ہے' en-bloc, that was the whole issue ہم نے complete sincerity سے سات اگست 2008 کی understanding کی جو formal تھی ' جس میں دونوں قائدین' میاں نوازشریف صاحب اور آصف زرداری صاحب کے دستخط موجود ہیں اور اس کی drafting میں ' میں اور رضا ربانی صاحب' دونوں شامل تھے' اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا parting of government یا treasury benches سے نکلنے کا یہ base بنا۔ صرف ایک یہ تھا کہ ہمارے ساتھ جو commitment تھی وہ پوری ہو۔ Judiciary کی rivival and restoration کی' We called for restoration of the en-bloc judiciary, whether somebody is enemy, some body hurted us in the past or somebody did not do anything, no matter what

لیکن آپ اس ملک میں ایک نئی تاریخ رقم کرتے۔ رضا ربانی صاحب کے کمرے میں جب میں جاتا ہوں تو مجھے Bar کی resolution نظر آتی ہے۔ جس میں انہوں نے وہ stand appreciate کیا جو pre election تھا۔ یہ ہماری ایک fundamental problem ہے کہ کس کو ہم independence of judiciary کہتے ہیں who to define it یہ کہنے میں بالکل بجا ہوں گے کہ جناب وہ جج اب لائن لگا کر جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ tests نہیں کرنے چاہئیں کہ کون لائن لگا رہا ہے۔ لوگوں کی capacity to wait ہے capacity to afford financially and economically ہے۔ ان کی مجبوریاں ہوں گی۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ ہم الیکشن کے بعد یا اپنے ایک agreed time frame work کے اندر پاکستان میں ہم نے ایک موقع کھو دیا کہ ہم

پاکستان میں ایک نئی تاریخ رقم کرتے کہ جناب آئندہ ہم جوڈیشری کے ساتھ اس کھیل کی اجازت نہیں دیں گے جو ماضی میں elected حکومتوں کے ساتھ اور پارلیمنٹ کے ساتھ کھیلا جاتا تھا۔ So, independence of judiciary میں میری یہی گزارشات ہیں۔ میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ ابھی late نہیں ہے، پیپلز پارٹی میں جو ہمارے ساتھی ہیں، جو effective ہیں، ان کو چاہیے کہ اس کو reconsider کریں اور جو باقی جج ہیں، ان کو دوبارہ en-bloc واپس restore کریں in the original position of 3rd of November 2007 تاکہ ہم قوم کو اچھا پیغام دے سکیں۔ جناب چیئرمین! we all know کہ جس ملک میں انصاف نہیں ہے، وہاں آپ کے پچاس فیصد مسائل increase ہوں گے۔ اگر آپ کی judiciary functional ہے، آپ کو انصاف ملتا ہے، اسلام کا بھی یہی تقاضا ہے، میں سمجھتا ہوں ہمارے پچاس فیصد مسائل ویسے ہی حل ہو جائیں گے۔

اس issue کے علاوہ انہوں نے پارلیمنٹ کی sovereignty کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ distortion in the Constitution be removed اور ایک کمیٹی بنائی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ان دونوں houses میں، دونوں طرف ابھی شاید ہی کوئی اکا دکا ایسا ممبر انہیں ملے جو جنرل مشرف کو دوبارہ اقتدار میں دیکھنا چاہتے ہوں۔

It is his wish-list or dream and he should just forget about this. The nation will never accept him. I will explain what damage he has done to this country. I will explain our mess today, this mess is just because of him and the way he ruined this country.

میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جتنی distortions کی تھیں، کاش صدر محترم یہ announcement کرتے کہ جناب میں powers کو give up کر رہا ہوں، آپ اس کو formalize کریں۔ یہ کہنا کہ آپ اس کو review کریں اور کمیٹی بنائیں۔ کمیٹی کا ہم سب کو پتہ ہے کہ کیا مسئلہ ہوتا ہے۔ آج بھی اگر کوئی table کرے Seventeenth Amendment کی withdrawal اور 58-2(b) کو ختم کرنے کا، میں نہیں سمجھتا کہ اپوزیشن کی طرف سے یا treasury benches کی طرف سے، شاید ہی چند لوگ ہوں، جو اس کی

مخالفت کریں اور جو ایسی amendment کو support نہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے' وہ ایک announcement ہے' کمیٹی ابھی تک نہیں بنی' اللہ کرے کہ terrorism کے حوالے سے جو oversight committee کا فیصلہ ہے' اس کا بھی وہی حال نہ ہو اور یہ بھی delay نہ ہو۔ میں آپ کے توسط سے request کروں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے یہ کمیٹی بننی چاہیئے' یہ جو distortions ختم کرنی ہیں' کیونکہ both PML(N) and PPP at least

with a number of other parties who were in ARD, they are committed

۱۴ مئی 2006 کو جو 36 points ایجنڈے پر سائن ہوا تھا' which is called Charter of Democracy اور پاکستان کے الیکٹرونک میڈیا نے اور پرنٹ میڈیا نے' دنیا کے میڈیا نے بتایا تھا کہ یہ Constitution کے بعد ایک credible document ہے' جس پر اگر عمل کیا جائے تو پاکستان اپنے institutions کو دوبارہ strong کر سکتا ہے' اپنے سسٹم کو ٹھیک کر سکتا ہے' پاکستان ترقی کی طرف جا سکتا ہے اور اس کا ایک نیا مستقبل بن سکتا ہے۔ اس میں بالکل 58-2(b) کا ذکر ہے' اس میں Seventeenth Amendment کا ذکر ہے اور

nobody other than Raza Rabbani Sahib, who is one of the four authors of the document and I am also one of them

اور میں ان سے request کروں گا کہ خدا را جو Presidential Address میں انہوں نے جس کمیٹی کا ذکر کیا ہے' اسے سامنے رکھیں' Charter of Democracy کو سامنے رکھیں اور اس پر عمل کریں۔ جناب! جو چیزیں کرنی ہوتی ہیں' ان کو کرنا چاہیے۔ اس میں اگر کوئی مجبوری ہے تو ہمیں بتائیں۔ میں نہیں سمجھتا' جیسے میں نے عرض کیا کہ دونوں ایوانوں میں کوئی اکا دکا' چند ایک لوگ ہوں گے جو اس کو oppose کریں گے' ورنہ they will have overwhelming majority بہت لوگ ہیں ہمارے ساتھ بہت لوگ ہیں' جنہوں نے ابھی تھوڑی سی PML(Q) کی controversy کی بات کی اور رضا ربانی صاحب نے جو comments دیئے' وہ

basically, they were hostaged. They did not know what was happening in Pakistan.

اور میں ابھی economic issues پر کچھ عرض کروں گا۔ اس میں یہ ہے کہ economic mess ایک دن میں create نہیں ہوتا۔

This economic mismanagement was the wish-list of the West,CIA, and National Intellegence Council. In 2005 ان کی joint wish list تھی to break Pakistan and they quoted in their report "Pakistan will have Yugoslavia like fate". What was Yugoslavia like fate? Hyper inflation, it is today in Pakistan. Debt trap, it is in Pakistan. You have the twin deficit, trade deficit, external imbalance everything is here

کیا یہ سات مہینوں میں ہوا۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ اپنے بھائی سینیٹر نثار میمن صاحب سے agree نہیں کرتا' اس کی وجہ یہ ہے جیسا کہ میں نے کہا

one should give them allowance of probably having no knowledge at that time or not enough knowledge ہم یہاں کھڑے ہو کر' جب رضا ربانی صاحب یہاں بیٹھتے تھے' جب تقریریں کرتے تھے اور مجھے یاد ہے کہ بجٹ کے موقع پر مجھے یہ honour دی جاتی تھی کہ میں debate open کروں اور اس کے بعد TV debates ہوتی تھیں' ان میں جن کو defend کرنے کے لیے بھیجا جاتا تھا' اس دانیال عزیز نے اب confess کیا کہ پاکستان میں یہ تباہی 2004 سے شروع ہوئی۔ I hope my colleagues have seen recent "Capital Talk" and his confessions. I wish عوام اس سے پہلے میری اور دانیال عزیز کی پرانی budget debate دیکھیں کیونکہ لوگوں کی short memories ہیں people don't have all this record but it is a hard fact. Mr. Chairman, when the new government took over, there was a complete economic mismanagement and Pakistan was going to have a nightmare if damage control exercise was not done at that time. میں کیوں کہہ رہا ہوں کیونکہ I can prove it, all that information. I have tried to share all that information in this House in the past that 958 بلین روپے کا deficit ہوتا on business as usual basis. So it was

a tough challenge for the new coalition government led by Peoples Party, that it was a tough challenge for the coalition government as how to minimize this damage. Pakistan could not afford it and the problem was just not ending there. There was a huge couple of hundred billions liabilities what you call the circular debt which was unpaid. There was unpaid amount on oil subsidies, unpaid amount of energy and the

electricity subsidies اور جناب! دوسری طرف حالت یہ تھی کہ State Bank میں cushion نہیں تھا، سارے سال میں 81 billion کا over draft لینا تھا، وہ 500 billion تک پہنچ چکا تھا. and the fiscal deficit would have been 9.8%. جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ حالات کا تقاضا تھا، اول تو یہ grossly unfair تھی to a newly elected government کہ ان کو ایک mess پلیٹ میں رکھ کر دیا جائے کہ پہلے آپ ہمارا mess clear کریں۔ I think they were totally unfair, unjustified and they were totally ruthless to the newly elected government by handing over the entire mess and without sharing information with the nation. We shared it with the nation on 9th April 2008. ہم اگر وہ نہ کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی ہمارے ساتھی جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں (Q) League میں، ان کو شاید آج بھی پتا نہ ہوتا۔ آپ اپریل میں چھپا لیتے، مئی میں چھپا لیتے لیکن آپ کو 1st week of June

1st week of June when all figures have to be given in the balance sheet, کہ جناب! سال کہاں ختم ہوا ہے تو کیا آپ نے یہ we all know that, in the budget. سمجھنا تھا کہ یہ سارا کچھ ڈیڑھ ماہ میں ہوگیا ہے the entire history is there, the transactions are there تو ہمارا وہ جو mess تھا، میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے ہمارا economic جس کا زرداری صاحب نے ذکر کیا that is, after terrorism, the biggest challenge as of today which is being faced by Pakistan and it requires a a concrete effort. پاکستان میں یہ problem پہلی دفعہ نہیں ہوئی، یہ problem پاکستان

Pakistan had to face this challenge when Pakistan میں دوسری دفعہ آ رہی ہے
detonated Nuclear assets in May 1998. The whole world was up in their arms to make Pakistan a failed economic state and to convert Pakistan's
nation was united, we had لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت nukes into just toys
to take very hard measures and hard decisions; we had to run around the world but what was the outcome? Outcome was very good, by June 1999
so were the London پاکستان کے پیرس کلب کے قرضے reschedule ہو چکے تھے
Club commercial loans. Two billion dollars were to be paid to those who were non-reschedulable like oil companies, shipping lines, air lines, dividends and repatriations of foreign companies, every penny was clear sir, look at the record of the Ministry of Finance, every penny was clear by 30th June, 1999 and our reserves increased from 414 million dollars to 2.4 billion dollars which was enough for 3 months import at that time
South Asian سو پاکستان کو یہ challenge پہلی دفعہ نہیں آیا اور جس وقت سارے
currencies were تباہ ہو رہی تھیں، ان کی economies crumble کی countries
اللہ کے فضل و کرم سے going 50, 60% down Pakistan was the only miracle
whose currency revived and revalued from 69 rupees to the dollar to 54 rupees to the dollar. If the imported IMF, imported City Banker was not planted in Pakistan and parachuted, I can guarantee after 9/11 perhaps
ہم اس کرنسی Pakistan rupee would have been parallel to the Indian rupee
unfortunately کے ساتھ ہوتے لیکن قوموں کی زندگی میں tough times آتے ہیں اور اب
and I believe it was a وہی time ہے۔ مجھے 98, 99 کی وہ ساری picture یاد آ رہی ہے
continuity of the bad wish of the West. They would not want to see Pakistan as one state, as one nuclear entity on the Islamic block

وہ جب ہمیں economically fail کرنے میں ناکام ہو گئے then they picked up a General in Pakistan, Musharraf, to derail the democracy in Pakistan in October, 1999. It was a malicious agenda of the West. I believe we are retrapped in that agenda today. They have not given up that agenda to break Pakistan. They have not given up the agenda to denuclearise Pakistan.

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی نماز کے لیے اذان سنائی دی)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! میں ختم کروں۔

جناب چیئرمین، جی ختم کریں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جو recipe تھی اور انہوں نے پاکستان میں جو تباہی کرنی تھی، جو foreign agenda ہے، وہ کافی حد تک پوری کر چکے ہیں۔ Hyper inflation is there پھر آپ دیکھیں کہ debt trap پاکستان جس کے اندرونی اور بیرونی قرضے 30th June, 1999 کو 2946 ارب تھے، آج بلکہ پہلے 30 جون کا figure پہلے دیتا ہوں۔ 30 جون 2008 کو وہ قرضے 6200 ارب پر پہنچ چکے تھے، آج وہ 7000 ارب سے تجاوز چکے ہیں .because of rupee dollar parity ہم نے دیکھا ہے کہ جس طرح currency slide ہوئی ہے، جو confidence erode ہوا ہے، جناب چیئرمین! وہ سارے issues میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے دیکھا جو صدر صاحب نے food security کی بات کی۔ جب وہ food security کی بات کرتے ہیں تو پھر حکومت کو agriculture and manufacturing کو ترجیح دینی ہو گی۔ Unfortunately ہم نے پچھلے آٹھ سالوں میں consumer goods production, consumer goods like mobile telephones, air conditioners, refrigerators,vehicles پر focus کیا۔ پاکستان کی economy کی جو backbone تھی that was agriculture and that gives you the quickest return. It is the same country which was not only self-sufficient in food in 1998-99 but it has a surplus wheat to export.

مجھے بڑا افسوس ہے، بدھ کو شوکت ترین صاحب تشریف لا رہے ہیں، میں ان کی بات سنوں گا but I heard him saying yesterday and it will be criminal if it is implemented what he said. If it is wish list to bring the agri-products prices in line with the international prices, I pray God save this country.

کیا ہماری per capita income امریکہ، سویڈن اور انگلینڈ کے برابر ہے؟ یہ تو جناب چیئرمین! پرانا ایجنڈا تھا، آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی کہ یہ تو West کا پرانا ایجنڈا ہے this was our strong, you know, point and strong sector in economy اور وہ اسی کو کمزور اور اسی کو خراب کرنا چاہتے تھے۔

This I would call, unfinished agenda of Musharraf, Shuakat Government of 8 years and I am shocked to learn, hear and read in the newspapers what the incumbent advisor desires. Either we do not understand what he is talking about or he is totally, I think, ruthless to the economy of this nation. In general if his agenda is to bring the prices of agriculture products wheat, cotton and all others like rice, edibles and lentils etc. to the tune of the international prices, this will be disaster. We have not reached per capita income of those countries.

جب میں کہتا تھا کہ اس House کا record اٹھا کر دیکھیں کہ پاکستان کی غربت 34% نہیں ہے، یہ 34 سے 24 نہیں ہوئی ہے،

the pruchasing power of one dollar is no longer purchasing power of one dollar, which was 9 years ago; it requires at least 2 to 3 dollars. If you take 2 dollars as parametre

پاکستان کی 74% آبادی is living today below 2 dollars a day. کیا اس وقت minimum wage in June 1999 was 6000. No. It was 2500 rupees, people

could still afford utility bills, they could still afford two square meals, they could still pay fee of the school going childern. But right now, people are agitating.

میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک mega programme کا حصہ ہے'

we have to come out of box and see that what is the design, created by our enemies within Pakistan and out side Pakistan.

ہمیں اس کو دیکھنا ہو گا۔ اس کو analyse کرنا ہو گا اور اس کا ایک nation, ہو کر ایک voice ہو کے اس کا counter کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے reconciliation and harmony کی بات کی'

yes, Pakistan needs reconciliation and harmony but without compromising the national interests, be it nuclear, be it Pakistan's territory, be it sovereignty, be it supremacy of the Parliament, be it the Consititution which has to be reverted to the original shape as we discussed and agreed in COD on 14th of May, 2006 in London.

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا road map ہے'

reconciliation and harmony defined within the parametres which are in the larger interest of Pakistan.

اگر ہم transparency نہیں لائیں گے' اگر ہم good governance نہیں لائیں گے' اگر ہم یعنی ایک تو ہو جائیں گے لیکن اپنے مفادات میں گھومیں گے or if we would be the subservient to the foreign masters, پاکستان کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

I believe, God gave a great opportunity to this country on 18th of February, 2008 people rejected, as Raza Rabbani has rightly said,

rejected Musharraf's regime and his policies, Shuakat Aziz regime and his policies and PML(Q) as a party.

ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ اللہ ہمارا future بہتر کرے کہ ہم

already we seem to be disunited, we seem to be defocussed on issues where we should have been focussing. By now, we should have covered a lot of mileage, we should have implemented a lot of charter of democaracy and we should have started in the right direction.

جناب چیئرمین! اگر میں پاکستان کے مسائل موٹے موٹے دو تین الفاظ میں عرض کروں کہ ایک ہمارا fiscal deficit ہے، we have not learnt to live within our means, ہماری آمدنی جتنی ہے، ہم جب تک اس کے اندر نہیں رہیں گے جب تک ہم اپنے اخراجات کو اس کے اندر نہیں رکھیں گے، Pakistan will never become a vibrant country. پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان کا جو revenue ہے جو 400 ارب سے بڑھ 1000 ارب تک گیا، بڑی خوشی کی بات ہے لیکن ہم نے دوسری طرف 424 ارب کے غیر ترقیاتی اخراجات تھے، وہ 1400 ارب سے تجاوز کر گئے، that is where the problem lies کہ آپ کا جو fiscal deficit 179 billion تھا، as of 30th June, 1999, last year despite the massive actions for 95 billion revenue measures لیے۔ کچھ جنوری 2008 میں آپ نے بھی لیے تھے، اگر آپ کو یاد ہو، کچھ میں نے آ کر لیے and 160 billion کی painful cuts, deeper cuts in the expenditures اس کے باوجود پاکستان کا fiscal deficit crossed above 700 billion, Mr. Chairman, this is not sustainable. ہمیں اپنے revnue کو بڑھانا ہو گا یا ہمیں اپنے اخراجات کو کم کرنا ہو گا۔ خدا کے لیے ایک ہو کر سوچیں، Pakistan is facing a serious economic challenge اگر ہم نے ابھی بھی سیاست کرنی ہے، میں ادھر بیٹھا ہوں تو کیا کہوں، میں ادھر بھی وہی کہتا تھا، میں ادھر بھی وہی کہہ رہا ہوں اور انشاء اللہ میں وہی بات کروں گا جو سچ کی ہے۔ سچ یہ ہے کہ we have to live within our means, we have to eradicate

this damned fiscal deficit جو پاکستان کا 179 billion کا deficit تھا۔ مشرف صاحب نے اس کو all time high پر چھوڑا اور وہ کہاں چھوڑا

730 odd billion. Now, Pakistan cannot sustain it. What you dō? You borrow money when you borrow money, you pledge next generation, when you pledge next generation, that is where you lose more future fiscal space; this has been happening for 8 years. I, with all due respect, totally, disagree with my colleague Senator Nisar Memon that it has been created in 7 months. No. It was all inherited mess of 8 years which still needs a focussed effort to end problem.

Mr. Chairman, what is the second problem? Our second problem is external deficit or current account deficit in foreign exchange

اس کے بارے میں یہ ہے،

we import more than what we export, we have to discipline ourselves, Pakistan has a chronic twin deficits problem.

ہم نے اپنے اخراجات کو اپنی آمدنی کے مطابق adjust کرنا ہے۔ جناب! ایک گھر permanent نہیں چل سکتا، ایک family permanent نہیں چل سکتی، ایک قبیلہ permanent نہیں چل سکتا، آپ ملک کیسے permanent چلائیں گے؟ ایک صوبہ permannent نہیں چل سکتا،

You have to adjust according to your revenue, according to your income اور ہم یہاں arguments سنتے ہیں جب رضا صاحب دوسری طرف میرے ساتھ بیٹھتے تھے، یہ ہوتا تھا کہ جناب percentage of GDP, your non-development expenditure کم ہو گیا ہے۔ خدا کے لیے

when your income increases and you have more resources, you retire your liability or you do not add your liabilities but that has not been the case, the reality remains,

میں نہیں economic surveys ہیں ' ساری official figures کی بات کر رہا ہوں۔ Reality

remains کہ ہم نے 179 billion fiscal deficit, Pakistan جب جنرل مشرف نے take

over کیا تھا ' اس کو above 700 billion fiscal deficit پر چھوڑا ہے ۔ So, he has

ہماری forced us to borrow more than 600 billion rupees just to meet this.

عیاشیاں ' میں اس کا نام لوں گا ' there are many areas, جناب چیئرمین ! 26 billion تھا '

اس ملک کی general administration پر خرچ Federal Government کا ' وہ 150 billion

cross کر چکا ہے۔

Why? I think, we have to ponder on this. You don't have to go to IMF, I was the one who was totally against IMF,

میں اگر یہاں stories سناؤں ' how they black mail you, you will be astonished,

I will write in my memoirs but خدا کے لیے as a Pakistani, I believe that

بجائے آپ کو کوئی dictate کرے '

you have to self-discipline, you should have a home grown agenda, you should decide what deeper cuts, you need in the current expenditure, what deeper cuts, you need in non-development, expenditure. We should all decide as a nation.

جناب! China, Korea, Japan یہ countries کیسے بنیں ' first of all میں نے جیسے عرض

کیا ' ہمارا ایک basic problem ہے ' we must learn to live جہاں تک ہمارا fiscal deficit

ہے۔ اپنا revenue, اپنی آمدنی کے اندر اپنے اخراجات کو adjust کریں اور جہاں تک

external ہے ' we should just slash the imports which we can and we

should, so we have to live within our means تو جب یہ مسئلہ حل ہو گا۔

تیسری جو major problem ہے

that is our social sector, we have totally ignored social sector, the poor and the safety nets, we have not been focussing on this, I am glad

کہ جو بجٹ کا blue print hand over کیا' اس میں

income support fund, I proposed 34 billion. I am glad when I see ittoday, I feel pleasure as a Pakistani

کہ یہ میرا ایک idea تھا کہ 34 billion غریبوں کے لیے تھا۔

But I have other ideas to raise revenue also which were shot down. I would not go into detail after I left.

میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ کا income support fund جو آپ کے ملک میں چل رہا ہے'

it has been acknowledged by United Nation now that it will be classifying as millennium development goals MDGs

اگر آپ کی ایک concerted effort ہو تو House should seriously debate. میں تو کہتا ہوں کہ economy پر debate ہونی چاہیے۔ وہ آ رہے ہیں' briefing دے رہے ہیں کہ ہم نے اس ملک کو کس طرف لے کر and we should chart out a road map جانا ہے' یہ sustainable نہیں ہے اور یہی ان کا agenda ہے۔

They wanted what was in Yugoslavia? Economic mismanagement, led to civil unrest and breaking of a country,

یہاں ہمارا

terrorism has an added feature after the cold war and we have made and facilitated the wish-list of the foreign agenda to be accomplished in a way much earlier.

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کا future ہے' IMF کی وجہ سے عرض کر رہا تھا کہ اس کی جو conditionalities اور اس کا جو pain ہے' they take more from you than what they give you, your country suffers more. مجھے یاد ہے کہ مجھے 8 روپے کی devaluation کے لیے in September 98 اور December 98 میں insist کیا' میں نے کہا

that I will not go for devaluation. You keep programme, I said you keep

your programme with you, you are giving a 300 million dollars loan and want us to take a hit of 320 billion rupees through rupee devaluation. How can we sustain it?

جناب! آج ان کا وہ حساب پورا ہو چکا ہے، اگر یہ IMF کے پاس جائیں گے تو ان کو کوئی تکلیف نہیں ہے

because your external loan has increased your liability by 900 billion rupees because there was not a proper managementof the rupee dollar parity which has gone down the drain for variety of factors.

میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی it is never too late یہ جو national reconciliation harmony ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے اس کی کبھی اتنی زیادہ ضرورت نہیں تھی جتنی کہ آج ہے۔

Pakistan is facing serious challenges, we must rise above politics, we must try to save our integrity, our sovereignty, our nuclear assets

کیونکہ جو برے عزائم ہیں وہ ہم تبھی defeat کریں گے جب ہم ایک ہو کر

we come out of these crisis successfully, as we did in 1998-99, when we proved to the entire world community that thank you very much

ہم آپ کے بغیر جی سکتے ہیں۔جناب! پاکستان میں after sanctions آئے اور تیل کی کوئی لائنیں rationing نہیں ہوئی تھی،

many of my colleagues who are sitting there and here, they were at that time part of the government. Wasim Sajjad sahib was Chairman Senate.

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی national spirit کے ساتھ

we handled the situation and I think today, we are having a second serious test in the life of Pakistan. If we remain united, if we rise above politics, if we chart out one nationwide agenda, I am sure we will be the

winners. Thank you Mr. Chairman.

(Thumping of desks)

Mr. Chairman: We will adjourn for the *Maghrib* prayers.

سینیٹر طارق عظیم خان، آج ان کی کارکردگی کی حالت دیکھ لیں' ایک منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، ایک سیکنڈ رضا صاحب کو سن لیں پھر میں آتا ہوں۔

Senator Mian Raza Rabbani: You can call upon the next speaker and I think quite of members have said their prayers.

Mr. Chairman: It should be. Yes Tariq sahib.

سینیٹر طارق عظیم خان، جناب! میں کہہ رہا تھا کہ یہ ہماری کارکردگی کی بات کرتے ہیں' میں point out کرنا چاہوں گا کہ دیکھیں کہ President صاحب کی speech پر discussion ہو رہی ہے' کوئی note لینے والا موجود نہیں ہے' ان کا ایک بھی منسٹر یہاں پر موجود نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں بیٹھا ہوا ہوں' I am taking the notes.

جناب چیئرمین، Leader of the House موجود ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، پیپلزپارٹی کا صرف ایک Leader of the House ہے اور ہے ہی کوئی نہیں۔

سینیٹر طارق عظیم خان، یہ تو بیٹھے ہوئے ہیں' یہ بڑے اچھے ہیں' یہ ہر روز آتے ہیں۔

Senator Wasim Sajjad: Any other Peoples Party member in the House today, except you.

Senator Mian Raza Rabbani: They are all there.

Senator Wasim Sajjad: They are all there but nobody here.

آج واحد بیچارے یہ ہیں' یہاں JUI ہے' ANP آ گئی ہے' MQM موجود ہے لیکن پیپلزپارٹی کا صرف ایک بندہ ہے اور بیچارا رضا ربانی my sympathy اس کے ناتواں کندھوں پر کتنا بڑا بوجھ ہے۔

جناب چیئرمین، جی بلور صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! مجھے اپنے بھائیوں پر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ جب وہ Leader of the House تھے اور میرا خیال ہے کہ on the record آپ نے کئی دفعہ warnings دی ہیں کہ میں Prime Minister کو کہتا ہوں' request کروں گا' warn کرتا ہوں کہ منسٹر صاحبان یہاں آئیں۔ یہاں تو منسٹر رہتے تھے' یہ کس منہ سے کہہ رہے ہیں' یہ میرے بزرگ ہیں' بھائی ہیں' عمر میں شاید مجھ سے بڑے نہ ہوں لیکن یہ جس وقت Leader of the House تھے' کوئی منسٹر نہیں ہوتا تھا۔ اب یہ باتیں' شکوے' یہ گلے' بڑی نامناسب سی بات ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے۔

سینیٹر وسیم سجاد، ان کی ایک ہی بات درست ہے کہ میں عمر میں ان سے چھوٹا ہوں۔ باقی یہ ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اکیلا Leader of the House بیٹھا ہوا ہے۔ میرے خیال میں کم از کم ایک ادھ آدمی ضرور ہوتا تھا۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ اکیلا بیچارا Leader of the House ہو۔ آج سوائے Leader of the House کے پیپلزپارٹی کا بندہ ہی کوئی نہیں ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آپ ہمیں بندہ نہیں سمجھتے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، نہیں' نہیں آپ ANP کے آدمی ہیں' میں پیپلزپارٹی کی بات کر رہا ہوں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! اس وقت محترم رضا ربانی صاحب کو بھی اعتراض ہوتا تھا' صرف وسیم سجاد صاحب موجود ہوتے تھے اس کے باوجود یہ اعتراض ہوتا تھا کہ Ministers کیوں موجود نہیں ہیں۔ دوسری میری گزارش ہے کہ مغرب کی نماز کا وقفہ ضرور ہوا کرے۔ مغرب کی نماز کا وقت بہت کم ہوتا ہے' یہ speeches بعد میں بھی جاری رکھی جا سکتی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کیا خیال ہے آپ continue کرنا چاہتے ہیں یا-----

سینیٹر کامل علی آغا، ہم نے کورم point out نہیں کیا لیکن ہم موقع دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں کورم تو پورا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! ہم تو کام چلانا چاہتے ہیں، کورم ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thahim sahib continue, begin the speech please.

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے۔ تھہیم، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا مگر میں تھوڑا عرض کرتا چلوں کہ ہم agenda پر بھی چلیں، یہ جو سارے points ہیں اگر لیے جائیں تو پھر ایک ہفتہ سے بھی زیادہ چلے گا۔ Motion یہ ہے کہ

"The House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address in both the Houses assembled together on 20th September, 2008."

This is the only agenda, we should be confined for the speech of the President, if we go on, all those aspects at budget have already been discussed.

تو میں عرض کروں گا کہ ہم تھوڑا سا اپنی limitations میں رہیں تو اچھائی ہو گی ویسے تو members کا حق ہے کہ کچھ بھی کرے۔

جناب! ایک اچھی بات ہوئی ہے کہ President of Pakistan نے الیکشن کے چالیس دن بعد آ کر پارلیمنٹ کو address کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہوئی ہے کہ پارلیمنٹ میں بڑی خاموشی سے ساری پارٹیوں نے ان کا address سنا ہے، کوئی ہنگامہ نہیں ہوا، کچھ نہیں ہوا۔ اب ہم confined رہیں کہ ان کی کیا باتیں ہیں، میں فقط چار باتوں پر ذکر کروں گا، آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ نمبر ایک، جو صدر صاحب نے کہا ہے۔

(اس موقع پر کرسی صدارت پر جناب پریذائیڈ نگ آفیسر سینیٹر محمد اعظم خان سواتی متمکن ہوئے)

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razaq A. Thahim: As a head of state I wish to make it clear that President and the government must always seek guidance from the Parliament. In carrying out the duties, we are committed to upholding the sanctity of the Constitution, the supremacy of the Parliament and the rule of law. Mr. Chairman, please if you give attention to me, otherwise I would sit down.

Mr. Presiding Officer: Please continue.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razaq A. Thahim: Because you are discussing with the Secretary

Mr. Presiding Officer: No, no I was just seeking.....

Senator Justice (Retd.) Abdul Razaq A. Thahim: No, no you may, it is your privilege, I don't.......

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razaq A. Thahim: Number 2. For this the bitterness of the past must give way to reconciliation and harmony. I believe that 1973 Constitution is the only Constitution that can do it, and confession and social contract.

No. 3. Unfortunately accountability has been grossly misused as an instrument of a political goose hunting. I have believed that government has decided to repeal the NAB.

تو یہ points ہیں اور جو آخری point میں deal کروں گا۔

The people of Pakistan have great hopes and expectations from this Parliament. So, in this, President is committed to the Parliament and he admits such commitments that Parliament will be the supreme and will decide.

اس کا out come یہ ہوا کہ پہلے ہی جو Joint Sessions میں ہوا، پارلیمنٹ کے سامنے رکھا گیا اور اسی پر disscussion ہوئی۔ آپ نے دیکھا کہ fully discussion ہوئی، committee form ہوئی اور first time in the history پارلیمنٹ کو empower کرنے کے لیے ایک unanimously resolution pass ہوا، کسی نے dictatorship نہیں کی، کسی نے کچھ نہیں کیا۔ اب انشاء اللہ وہ implement ہو گا۔

So, I appreciate the speech of the President giving supremacy to the Parliament and dissolving the NAB. So, I think Leader of the House may kindly hear that immediately NAB should be dissolved. Still the orders have not been passed and we are reading in the papers that the NAB is taking cognizance of some cases.

تو اس لیے اسی چیز پر میں عرض کروں گا کہ first time پارلیمنٹ کو supreme مانا گیا ہے اور first time unanimously all parties نے resolution pass کیا ہے۔ یہ پہلی بار ہے، نہیں تو اپوزیشن بھی ہوتی تھی، اس کو اپوزیشن نے اور سب پارٹیوں نے متفقہ طور پر pass کیا ہے

and that was the good gesture immediately after the President's speech. This House has discussed the terrorism and passed the resolution and also asked the Speaker to form a Committee.

دوسری بات یہ ہے جو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ 17th Amendment کی بات ہوئی اس پر بھی پارلیمنٹ کی کمیٹی بنی تھی۔ پانچ افراد اپوزیشن سے اور پانچ حکومت سے۔ جو ہم نے recommendations دیں وہ Heads of Parties کے پاس پیش نہیں ہوئیں اور اس

میں conspiracy ہوئی اور 17th Amendment ہوئی۔ میں اس کمیٹی کا member تھا۔ پانچ اپوزیشن سے members تھے اور پانچ حکومت کی طرف سے مگر وہ ساری recommendations کہاں گئیں اور

by way of some conspiracy 17th Amendment was passed and we don't know who were the members of the Committee. And now, I think government will repeal this 17th Amendment. So, I want to make the record that how it is done. If again committees are made and their recommendations are not placed before the proper authorities, God save what will happen. There was a question of Judiciary, I am sorry, I was an Advocate, I was Judge of two Courts, High Court and Shariat Court. One of my friends has touched this crucial point. With great hesitation with, great respect, it is need of the hour that judiciary should be independent but if judiciary is not allowed to be independent sir, I am giving a record ....

Senator Mian Raza Rabbani: Sorry to interrupt you sir.
اوپر galleries میں آواز نہیں جا رہی، تھہیم صاحب کی آواز نہیں جا رہی ہے مہربانی کر کے direct کروا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Mic سے آواز نہیں آ رہی ہے۔ Please check the loudspeaker and make sure that it is properly working. جی جناب۔

Senator Justice (Retd.) Abdul Razak A. Thahim: Mr. Chairman, with great hesitation I recall 120 minutes talks between the Judge and the Prime Minister. Would it be the matter of record in which directions were given to the Judge, I don't name it who is not now a

Judge but we certainly left some important points that please convict such and such persons by Monday and give a punishment of seven years. This is a matter of record, it has come in the papers. If functionaries don't allow the Judiciary to be independent and direct them to punish and on the crucial date otherwise he and his Chief Justice will be sent to jail. If this happens and here we say that Judiciary should be independent. Sir, it is a matter of record that Supreme Court was attacked. What happened? Everybody knows. There are so many instructions. I have written a book, Judges, case and Judiciary and with all these factors that how Judiciary was not allowed to be independent. So, the government should allow the Judiciary to be independent which was not allowed earlier and forcibly the punishments were got through the Judges. So, these all are very very harmful matters which are to be considered and I have been requesting the Senate and the government that in Judges case, now the Judges scandal which is going on for one year, all Judges are in the politics, that some Commission to be formed. Government has not formed the Commission and now which is being done. So, these things should be considered. To sum up I say, I have given four points of the President that we go according to the Parliament, he has faith in the Parliament and the first case came against the terrorists which was heard by the Parliament and unanimously passed and *Insha Allah* Parliament would be supreme and country will come out of the crises which our friends have pointed out. Thank you very much.

(Thumping of the Desks)

Mr. Presiding Officer. Haji Muhammad Adeel Sahib.

Senator Haji Muhammed Adeel: Thank you Mr. Chairman.

کل حزب اختلاف کی طرف سے آواز آئی تھی اور وہ رچرڈ باؤچر کے حوالے سے تھی کہ شاید اس کو پاکستان نے گرین کارڈ دیا ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ گرین کارڈ کیسا ہوتا ہے۔ جب اس کا جی چاہتا ہے وہ پاکستان آتا ہے۔ میں نے تحقیق کی تو پتا چلا کہ پاکستان کی اس حکومت نے تو کوئی گرین کارڈ اس کو جاری نہیں کیا البتہ مشرف کی حکومت نے اس کو گرین کارڈ جاری کیا تھا جو جنوری میں expire ہو رہا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جنوری میں اس کا پاکستان کا گرین کارڈ expire ہو جائے گا تو ہم اس کی renewal نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین! آج یہ جو debate ہو رہی ہے یہ جناب محترم صدر صاحب کے اس خطاب کے حوالے سے ہے جو کہ پاکستان کے کسی جائز منتخب صدر نے تقریباً کئی سالوں بعد پارلیمنٹ سے خطاب کیاہے۔ اس سے پیشتر آٹھ سال پہلے ایک قابض، ڈکٹیٹر، آمر، جابرشخص نے بھی پارلیمنٹ سے خطاب کیا تھا اور اس کو پارلیمنٹ میں اس قدر بے عزت کیا گیا تھا کہ اس کے بعد آٹھ سال تک اس کو جرات نہیں ہوئی کہ وہ پارلیمنٹ کے دروازے کی طرف آئے۔ عام طور پر فوجی ڈکٹیٹر پارلیمنٹ کے دروازوں سے پھلانگ کر اندر داخل ہوتے ہیں اور پارلیمنٹ کے دروازے بند کردیتے ہیں جیسا کہ ہمارے ساتھ بارہ اکتوبر 1999 کو ہوا تھا۔ جناب صدر نے جب یہ خطاب کیا اور بڑی مدت کے بعد کسی منتخب صدر نے منتخب ایوان سے خطاب کیاتو اس میں انہوں نے ثابت کیا کہ وہ اس پارلیمنٹ کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اس پارلیمنٹ کے سامنے اپنے وہ تمام اختیارات surrender کرنے کے لیے تیار ہوں جوکہ سترھویں ترمیم میں ہیں 58(2)(b) میں ہیں اور اس کے علاوہ اور بہت سے اختیار جو کہ آئین میں زبردستی کی ترامیم ، غیرجمہوری ترامیم کرکے صدر کو دیے گئے ہیں اور 1973 کے آئین کی شکل بگاڑ دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ اولین صدر ہیں جنہوں نے پیشکش کی ہے پارلیمنٹ کو کہ آپ اگر مجھ سے کچھ لینا چاہتے ہیں ، میرے اختیارات میں کچھ کمی کرنا چاہتے ہیں تو کیجیے۔اب یہ پارلیمنٹ کا کام ہے،صدر کا کام نہیں ہے۔ یہ ہماری

حکومت کا کام ہے کہ ہم اپنا constitutional package جس کا بہت ذکر ہوا ہے، پارلیمنٹ میں لائیں اور اس پر بحث ہو اور اس میں ہم سے میثاق جمہوریت کے حوالے سے جو وعدے کیے گئے تھے ۔ ان میں یہ بھی وعدہ تھا کہ ہم اس پارلیمنٹ میں صدر کے اختیارات کو کم کریں گے اور منتخب وزیراعظم کے اختیارات زیادہ ہوں گے۔ میثاق جمہوریت میں ہم سے یہ بھی وعدہ کیا گیا تھا ، جس پر پاکستان کی تقریباً نوے فیصد جماعتوں نے دستخط کیے تھے کہ Provincial autonomy زیادہ سے زیادہ صوبوں کو دی جائے گی۔ وفاق کو slim کیا جائے گا۔ وفاق کے اخراجات کم کیے جائیں گے۔ وفاق کے پاس تین یا چار محکمے ہوں گے۔ جن میں Defence, Foreign Affairs اور کسی حد تک مواصلات ہیں۔ اس میثاق جمہوریت میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ صوبوں کے وسائل ان کے حوالے کئے جائیں گے۔ ہمیں خوشی ہے کہ جناب صدر صاحب نے کہا کہ اس حکومت نے بلوچستان کے جو واجبات وفاق کے ذمے تھے، سوئی گیس کی جو رائلٹی تھی اس میں انہوں نے خاصی رقم کئی ارب بلوچستان کو دیئے۔ ہمیں زیادہ خوشی ہوتی کہ صدر محترم ہمارے تقریباً سات کھرب روپے جو net profit کے حوالے سے hydro electricity کے net profit کے حوالے سے واپڈا کے ذمے ہیں وہ ہمیں دیتے جس کی guarantee 1991 میں صدر پاکستان نے لی تھی کہ اگر ادارہ نہیں دے گا تو حکومت دے گی لیکن ہمیں دکھ ہے کہ صدر کے خطاب میں اس حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہمیں امید ہے کہ یہ ہماری اتحادی حکومت اس مسئلے کو جلدحل کرے گی کیونکہ یہ وہ آمدن ہے جس سے پختون خواہ کی حکومت کا سارا بجٹ چلتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ صدر محترم نے اپنے خطاب میں ہمارے صوبے کو جس کو NWFP کہا جاتا ہے اس کی پختون خواہ کے حوالے سے بات کی اور نام دیا اور نہ صرف اس Joint Session میں بلکہ UNO میں بھی یہی بات کی کہ اس صوبے کا نام پختون خواہ ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جلد از جلد وہ آئینی ترمیم لائی جائے گی اور ہمارے صوبے کو ہمارا نام دیا جائے گا۔ Concurrent List کے خاتمے کا بھی ہم انتظار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ وفاق کے پاس صرف تین یا چار محکمے ہونے چاہئیں اور دوسری بات کہ اس ایوان کو زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ سینیٹ کو زیادہ با اختیار بنایا

جائے۔ بجٹ سینیٹ سے بھی initiate ہو سکتا ہے لیکن جب تک بجٹ سینیٹ سے پاس نہ ہو یعنی ہم چاہتے ہیں کہ Money Bill سینیٹ میں بھی لایا جائے صرف قومی اسمبلی میں نہ لایا جائے اور اگر کوئی تضاد پیدا ہو تو پھر قومی اسمبلی اور سینیٹ کی مشترکہ کمیٹیاں مل کر ان مسائل کو حل کریں تاکہ اس ایوان کا زیادہ اختیار ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں صرف تقریریں کرتے رہیں اور آپ کو ہم تقریریں سناتے رہیں لیکن اس کا فائدہ ہماری قوموں کو نہ مل سکے جن کی ہم نمائندگی کرتے ہیں۔

ایک جو اچھی بات ہوئی جس کا ذکر صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کیا وہ دفاعی بجٹ کو پہلی دفعہ تقریباً 48 سال کے بعد یا پچاس سال کے بعد ایوان میں پیش کیا گیا۔ اگرچہ جو چیز پیش کی گئی وہ تو ایک صفحہ پر مشتمل تھی اور تین سطور پر مشتمل تھی لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ ایک اچھی ابتداء ہے اور اگلے سال دفاعی بجٹ تفصیل کے ساتھ اس ایوان کے سامنے پیش کیا جائے گا اور دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ سب سے بڑی بات جو اچھی ہوئی اور انہوں نے اپنی تقریر میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ بند کمرے میں incamera تمام پارلیمنٹ بیٹھے اور ہمارے مختلف مسائل خصوصاً دہشت گردی کے حوالے سے' security کے حوالے سے اس پر بحث کرے۔ ہو سکتا ہے کہ تشنگی باقی ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے بڑی ایماندارانہ طریقے سے کوشش کی اور جتنے دن بھی incamera اجلاس ہوتا رہا' زیادہ سے زیادہ معلومات پارلیمنٹ کے اراکین کو پہنچائی گئیں اور یہ بھی کوشش کی گئی کہ اراکین پارلیمنٹ جس طریقے سے چاہیں جو briefing ان کو دی گئی ہے اس پر تنقید بھی کر سکتے ہیں اور اس کی تائید بھی کر سکتے ہیں اور ایسا ہوا کہ اس کے نتیجے میں ایک مشترکہ چودہ نکاتی قرارداد آئی جو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی جمہوری تاریخ میں ایک بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! اقتصادی صورت حال کا جناب صدر صاحب نے بھی ذکر کیا لیکن مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ہم اقتصادی صورت حال کی بدحالی کا ذکر کرتے ہیں۔ ہم بڑے دکھ سے کہتے ہیں کہ ہمیں قرضے چاہییں۔ ہم کبھی IMF کی طرف جاتے ہیں اور کبھی چین کی طرف جاتے ہیں' کبھی سعودی عرب کا پروگرام ہے' کبھی ترکی کی طرف جا رہے ہیں اور کبھی امریکہ سے request کر رہے ہیں لیکن ہمیں تو چاہیے' سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر ہماری

اقتصادی صورت حال خراب ہے' ہماری economy خطرے میں ہے۔ ہمارا روپیہ melt ہو رہا ہے تو ہمیں ایک full time, full fledge وزیر خزانہ چاہیے۔ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم کسی banker کو لے آتے ہیں۔ لے آئیے advisor یہ آپ کا اختیار ہے لیکن ایک banker نے جو ہمارا خانہ خراب کیا ہے اور اپنا بریف کیس پکڑ کر واپس چلے گئے ہیں۔ ہم اسی نام کے ایک دوسرے banker کو advisor کے طور پر لے آئے ہیں۔ کیا پوری پارلیمنٹ میں' اتحادی پارٹیوں میں' آپ کی پارٹی میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ وزیر خزانہ کا role ادا کر سکے۔ اگر آپ وزیر خزانہ مقرر نہیں کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ serious نہیں ہیں۔

آپ اس ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے serious نہیں ہیں کیونکہ ہمارے آئین میں بھی National Finance Commission ہے جس میں وفاقی حکومت کی طرف سے صرف وزیر خزانہ نمائندگی کر سکتا ہے۔ جب وزیر خزانہ نہیں ہو گا تو National Finance Commission complete نہیں ہو گا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ عجیب notification issue ہوا ہے کہ ایک advisor اور دوسرے advisor کو آپ نے اس میں شامل کر دیا ہے۔ آپ آئین کو دیکھ لیں جب تک وزیر خزانہ نہ ہو گا' وفاقی وزیر خزانہ جو کہ وفاق کی نمائندگی کرتا ہے' National Finance Commission مکمل ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ آپ ایک یا دو زنانہ یا مردانہ جتنے بھی advisors بھیجیں National Finance Commission مکمل نہیں ہو گا۔ میں جناب قائد ایوان سے عرض کروں گا' صدا دوں گا کہ جو فیصلہ کرنے والی قوتیں ہیں ان تک یہ پیغام پہنچائیے کہ ہمیں ایک وزیر خزانہ چاہیے۔ ہمیں وزیر داخلہ چاہیے۔ ہمیں اور معاملات میں مکمل وزیر چاہئیں۔ وزیر جواب دہ ہیں۔ وزیر responsible ہیں کیونکہ وزیر عوام کے پاس جاتے ہیں اور ان کا الیکشن ہوتا ہے وہ ووٹ لیتے ہیں۔ Advisor کیا responsible ہے۔ چند سال آپ کے پاس تنخواہ پر کام کرے گا پھر بریف کیس سمیٹ کر چلا جائے گا۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب آپ اقتصادی معاملات میں serious ہیں اور صدر صاحب نے بھی اپنی تقریر میں اس کا ذکر کیا ہے تو آپ کو بھی میں یاد دلاتا ہوں کہ جناب وزیراعظم صاحب نے اپنی شاید پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ کوئی وزیر 1600 CC سے بڑی گاڑی استعمال نہیں کرے گا۔ اب مجھے بتائیں کہ کونسا وزیر ہے جو 1600 CC کی گاڑی استعمال کرتا

ہے تقریباً سب کے پاس Land Cruiser اور کسی کے پاس Mercedes گاڑیاں ہیں اور یہی صوبوں میں بھی ہو رہا ہے۔ صوبوں کے وزیروں کے پاس Mercedes گاڑیاں ہیں۔ اگر آپ عوام سے کفایت چاہتے ہیں، عوام سے قربانی کی بات کرنا چاہتے ہیں تو جو فیصلے آپ نے کئے ہیں تو ان پر تو عمل کریں تاکہ عوام کہہ سکیں کہ یقیناً ہمارے نمائندے اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اب کرنسی کی حالت بڑی خراب ہے اور اس پر ڈار صاحب نے بھی کافی کہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! میں عرض کروں گا کہ ہم باہر کی دنیا سے مانگ رہے ہیں۔ جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ IMF کے پاس جائیں گے۔ میرے خیال میں دس نمبر پر ان کے ساتھ ڈیڑھ ارب ڈالر پر فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ ان کی ہم شرائط بھی مان لیں گے لیکن میرے پاس یہ ایک لسٹ ہے جو کہ چند دن پہلے اخبارات میں شائع ہوئی جس کے مطابق پاکستان کے سیاستدان، پاکستان کے تاجر، پاکستان کے بینکرز کے پاس باہر اربوں ڈالر پڑے ہوئے ہیں۔ اس ایوان میں سب ننگے ہیں۔ ہر پارٹی کے سیاستدان کے پاس اربوں ڈالر ان کی families یا ان کے ذاتی accounts میں پڑے ہوئے ہیں۔اس میں تاجروں کی لسٹ آئی ہے، سیاستدانوں کی بھی آئی ہے۔ Bureaucrats اور سابق bureaucrats کی بھی آئی ہے۔ بینکرز کی بھی آئی ہے۔ ایک banker کے اکاونٹ میں 2.5 ارب باہر پڑے ہوئے ہیں dollars not rupees. ایک سیاستدان ہیں ان کے اکاونٹ میں 1.8 ارب ڈالر پڑے ہوئے ہیں ان کا برسر اقتدار حکومت سے تعلق ہے۔ ایک دوسرے صاحب ہیں ان کے 1.4 billion dollar پڑے ہوئے ہیں۔ جو کل اتحاد میں پارٹی شامل تھی اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ پنجاب میں آج بھی ان کی حکومت ہے۔ پوری لسٹ اخباروں میں آئی ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم بجائے اس کے کہ IMF کے پاس جائیں، ایک زمانے میں اگر آپ کو یاد ہو کہ IRY والوں سے جا کر قرض لیا گیا تھا۔ ہم ان لوگوں سے کہیں کہ خیر ہے آپ ہم سے IMF کی نسبت 1% زیادہ لے لیں۔ آپ اپنے پاکستان کو قرض دیں۔ اپنے accounts سے 100% نہیں تو کم از کم 25% ہی دے دیں۔ اس لسٹ کے مطابق، اگر یہ لسٹ صحیح ہے، اگر یہ لسٹ درست ہے تو اس میں سے 25% بھی پاکستان کو transfer ہو جائے تو یقیناً ان دنوں میں جو پیسہ باہر گیا ہے واپس آ جائے گا۔

حکومت کہتی ہے کہ ہمیں 15 ارب ایک سال کے لیے چاہییں تو 30 ارب ڈالر سے زیادہ رقم پاکستان میں آسکتی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اگر ہمارے قائد ایوان کا بس چلے تو وہ تمام پارٹیوں پرمشتمل ایک پارلیمانی میٹنگ بلائیں اور ان کے لیڈروں سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے پیسوں کا کچھ حصہ واپس پاکستان لائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، حاجی صاحب آپ اگر wind up کر دیں ---

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آپ جناب! اگر چاہیں تو اس ہاؤس کو بھی wind up کر سکتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: I am just requesting to give time to other speakers too.

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب! میں نے پہلے بھی عرض کی کہ 1600 CC گاڑیوں پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ ہمارے وزیروں کے بنگلے جا کر دیکھیں۔ کیا کسی غریب ممالک کے بنگلے ایسے ہوتے ہیں؟ ان کا comparison India سے کرلیں۔ جب تک ہم فیصلے نہیں کریں گے۔ اب جناب! اس سلسلے میں اپریشن کرنا پڑے گا اور اس اپریشن کرنے کے لیے سب سے بڑی قربانی حکمران پارٹی کو دینی پڑے گی ' اس کے اتحادیوں کو دینی پڑے گی اور اس کے بعد پارلیمنٹ کے معزز اراکین اور ان کی پارٹیوں کو دینی پڑے گی۔ میں اپنی بات مختصر کروں گا۔

جناب صدر صاحب نے خواتین کے حقوق کا بڑے اچھے انداز سے اپنی تقریر میں ذکر کیا لیکن آج بھی آپ نے سنا کہ سندھ میں کیا ہوا' ایک سترہ سال کی بچی کو پہلے کتوں سے کٹوایا گیا اور پھر گولی مار کر مار دیا گیا۔ اس سے پہلے بلوچستان میں کیا ہوا؟ ہم روز خبریں سنتے ہیں اور ہم روز شور مچاتے ہیں لیکن آج تک کسی کو سزا نہیں ملی۔ جناب! جب تک کسی کو سزا نہیں ملے گی ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔

زراعت کے حوالے سے صدر صاحب نے کہا کہ ہم اس شعبے کو ترقی دینا چاہتے ہیں' یہ بڑی اچھی بات ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ آپ زراعت کو ترقی دیں' جتنی بھی subsidy اسے دے سکتے ہیں اسے دیں۔ ایسٹ پنجاب میں ٹیوب ویلوں کے لیے بجلی مفت دی جاتی ہے لیکن

ایک بات میں ضرور کہوں گا۔ میں agriculture tax کے خلاف ہوں۔ میں زراعت کو subsidy دینے کے حق میں ہوں۔ جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ زمینوں کا مالک چاہے وہ چند ایکڑ زمین کا مالک ہے یا ہزاروں ایکڑ زمینوں کا مالک ہے، وہ جو net profit کماتا ہے تو جس طرح ایک معمولی کلرک، ایک معمولی دکاندار، ایک ڈاکٹر، ایک استاد، ایک انجینئر، ایک پروفیسر اور ایک سرکاری ملازم یہ اپنی ایک خاص آمدنی کے بعد انکم ٹیکس دیتے ہیں انہیں بھی دینا چاہیے۔ میں agriculture tax کی بات نہیں کر رہا کیونکہ یہ ایک بڑا sensitive issue ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ agriculture سے حاصل شدہ آمدن پر اس سے بھی اسی شرح سے tax لیا جائے جس شرح سے ایک سرکاری ملازم سے لیا جاتا ہے، ایک دکاندار سے لیا جاتا ہے، ایک وکیل اور دوسرے سرکاری ملازمین سے لیا جاتا ہے۔ اگر ایک لاکھ یا دو لاکھ کی بنیادی آمدن پر معافی دوسرے شہریوں کو ملتی ہے تو اس کو بھی ملنی چاہیے۔ میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں کہ industries کو اگر پانچ سال کے لیے tax free کیا جاتا ہے تو industry کے directors اگر اس سے منافع لیتے ہیں تو وہ tax free نہیں ہے۔ اگر industry کا منافع اسی پر لگتا ہے تو پھر اس پر tax نہیں لیا جاتا اگر اس کا منافع ڈائریکٹروں کی جیبوں میں چلا جائے تو وہ tax دیتے ہیں اور وہ ٹیکس اسی طرح دیتے ہیں جیسے پاکستان کا قانون ہے کہ ایک خاص حد تک ٹیکس معاف ہے اور اس کے بعد tax charge کیا جاتا ہے۔ جناب! میں agriculture income کی بات نہیں کر رہا ہوں، agriculture tax کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ agriculture سے جو income مالک کو ملتی ہے اس پر income tax اسی شرح سے لگایا جائے جس شرح سے آپ دیتے ہیں، جس شرح سے میں دیتا ہوں اور جس شرح سے ہمارے دوسرے پاکستانی دیتے ہیں۔

میں آخر میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ آصف علی زرداری صاحب، صدر پاکستان نے اپنے خطاب میں بار بار اپنی پارٹی کے قائدین کا ذکر کیا ہے اور پاکستان کی ترقی اور پاکستان کی جمہوریت کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہمارے لوگوں کو قائد اعظم محمد علی جناح اور قائد عوام شہید ذوالفقار علی کے پاکستان پر یقین ہے اور ان کا پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان جس کے لیے محترمہ بینظیر بھٹو نے اپنی زندگی قربان کر دی، بیشک انہوں نے درست کہا لیکن جناب چیئرپرسن! اس پاکستان کے لیے اور لوگوں نے بھی قربانیاں دی ہیں،

دوسرے قائدین نے بھی جانیں دی ہیں، اپنی زندگی کے پینتیس، پینتیس سال جیلوں میں گزارے ہیں، کاش صدر صاحب ان کا بھی ذکر کرتے۔ کاش صدر صاحب باچا خان مرحوم کا ذکر بھی کرتے، کاش وہ صدر صاحب شہید عبدالصمد خان اچکزئی، قوم پرست راہبر ملت خان عبدالولی خان، سندھ کے لیڈر جی۔ ایم۔ سید، عبدالمجید سندھی، حیدربخش جتوئی، میرغوث بخش بزنجو اور جناب عطاء اللہ مینگل جیسے راہنماؤں کا بھی ذکر کرتے۔ جناب! اگر قوم پرست راہنماؤں کا ذکر پاکستان کی تاریخ میں نہ ہوگا تو ہم پھر پاکستان کی تاریخ کو تسلیم نہیں کریں گے اور کبھی نہیں کریں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ مسز رزینہ عالم صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! کہ آپ نے مجھے صدر پاکستان جناب آصف علی زردای صاحب کے خطاب پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع عطا کیا۔ جناب چیئرمین صاحب! وہ خطاب جو 20 ستمبر کو ہوا وہ اپنی نوعیت کا واحد ایسا خطاب تھا جو کہ سولہ، سترہ سال کی تاریخ میں خاموشی سے سنا گیا۔ آئین کے آرٹیکل 56 کی یہ requirement ہے کہ صدر پارلیمنٹ کے joint session سے خطاب کرے لیکن جناب والا! خطاب کیوں کیا جاتا ہے؟ یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ وہ سنا جائے اور اگر معزز اراکین سننے کے لیے بھی تیار نہ ہوں اور ہاؤس میں کان پڑی آواز سنائی نہ دے، برے برے کلمات کہے جائیں تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے۔ صدر محترم اور وزیر اعظم یہ لوگ (فرد کے علاوہ بھی) institutions ہوتے ہیں۔ میں یہ کہوں گی کہ اس میں یہ سب سے بہترین رویہ ہے۔ یہ قابل تعریف ہے اور جس میں political maturity نظر آئی ہے وہ اس پارلیمنٹ کے حزب اختلاف کا تھا اور اس کے لیے میں ان کے ایک ایک ممبر کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ انہوں نے خاموشی سے سنا، انہوں نے شور نہیں کیا۔ دیکھیں ہم جمہوریت کے علمبردار ہیں اور جمہوریت کا تقاضا ہے کہ اپنی بات بھی کہو اور دوسرے کی بات بھی سنو۔ دوسرے کا موقف بھی سنو چاہے کتنا بھی اختلاف رائے ہو۔ اختلاف رائے جمہوریت کی جان ہے لیکن اختلاف رائے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے جیسے کہ ہمارے honourable leader of the House صاحب نے ابھی فرمایا کہ وہاں پر

مکے بھی چلتے ہیں، گھونسے بھی چلتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ہم میں political maturity ہے اور ہم ایک تہذیب یافتہ قوم کے فرد ہیں۔ ہم ایک باوقار پارلیمنٹ کے رکن ہیں، یہ ثابت کرنے کے لیے ہمیں وہ رویہ ایک دلیل کے طور پر پیش کرنا ہوگا، صرف دعوے کام نہیں چلتا، دعوے کے لیے دلیل بھی ہونا ضروری ہوتی ہے۔

جناب والا ! صدر محترم نے اپنے خطاب میں دہشت گردی، انتہا پسندی، عدلیہ کی آزادی، جمہوریت کے فروغ، خارجہ پالیسی، دفاعی ضروریات، خواتین اور اقلیت کے حقوق غرض بہت سے جو issues ہیں ان کا احاطہ کیا ہے لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی کہ ان کے پورے خطاب میں تعلیم کا کوئی ذکر نہیں تھا، تعلیم کے فروغ کے لیے، سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے کوئی جملہ نہیں کہا۔ جناب والا! یہ دور knowledge based economy and knowledge based society کا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں آگے بڑھ کر ہی قومیں ترقی یافتہ کہلاتی ہیں لیکن یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ صدر صاحب نے اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا اور تعلیم کے لیے پالیسی یا guideline نہیں دی گئی۔ جناب! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک تعلیمی لحاظ سے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار نہیں ہوتا۔ یہاں پر خواندگی کی شرح 54% ہے۔ ہمارے ہاں صرف 3.9% لوگ higher education میں جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں drop out rate 35% سے بھی زیادہ ہے۔ ہمارے سکولوں میں 54 ہزار سکول ایسے ہیں جہاں boundary walls نہیں ہیں، 47 ہزار میں پینے کا پانی نہیں ہے، 81 ہزار سکولوں میں بجلی کا connection نہیں ہے۔ ستاون ہزار میں bath rooms نہیں ہیں اور دس ہزار سکول بغیر چھتوں اور بغیر دیواروں کے ہیں۔

جناب والا! اس صورتحال میں میری تعلیم کے شعبے کے لیے کچھ تجاویز ہیں، میں چاہتی ہوں کہ ہمارے صدر محترم اگلے سال اپنے خطاب میں ان چیزوں کو شامل کریں۔ ملک میں فوری طور پر تعلیمی ایمرجنسی نافذ ہونی چاہیے۔ آج کل جو حال ہے، مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ملک میں، ہماری وفاقی حکومت میں وزیر تعلیم نہیں ہیں۔ HEC ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ تعلیمی بجٹ میں کٹوتی کی جارہی ہے۔ تعلیمی اداروں کی طرف کوئی خاص دھیان نہیں دیا جارہا کیوں کہ policy guideline وزراء دیتے ہیں اور پنجاب میں بھی تعلیم کا کوئی وزیر نہیں

ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم کا محکمہ کسی کو additional charge کے طور پر بھی نہیں دیا گیا بلکہ وہ ایک لاوارث محکمہ ہے۔ میری آپ کے توسط سے صدر مملکت سے یہ گزارش ہے کہ تعلیم کی طرف توجہ دی جائے۔ اس میں وزراء کو تعینات کیا جائے۔ کابینہ کی تشکیل میں وزیر تعلیم اس شخصیت کو رکھا جائے جس کا تعلیم سے بھی کوئی تعلق رہا ہو اور جو تعلیم کے شعبے کو آگے بڑھائے۔

آج ہم اگر ایک nuclear state ہیں تو وہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے ہیں۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ اس محکمے کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ صدر مملکت نے اپنے خطاب میں بھی ایک بات کہی کہ پاکستان کے لیے میرا ایک تصور اور ایک خواب ہے کہ میں وطن عزیز کو افلاس، بھوک، دہشت گردی اور تفرقہ سے پاک کروں۔ جناب والا! ان کے اس خواب کی تعبیر تعلیم کے میدان میں ترقی کے بعد ہی پوری ہوسکتی ہے جیسا کہ ہمارے قائد اعظم نے پہلی تعلیمی کانفرنس میں، جو نومبر 1947 میں منعقد ہوئی تھی، فرمایا، میں quote کروں گی، "آپ جانتے ہیں کہ صحیح قسم کی تعلیم کی اہمیت پر جتنا زور دیا جائے کم ہے۔ اگر ہمیں حقیقی ترقی کرنی ہے تو ہمیں سنجیدگی کے ساتھ تعلیم کے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔"

جناب والا! اس پاکستان کو قائد اعظم کے خوابوں اور صدر مملکت کے خواب کے مطابق بنانے کے لیے تعلیم کو خصوصی توجہ دی جائے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ صدر محترم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم ماضی کی تلخیاں بھلا کر قومی یکجہتی، مفاہمت اور ہم آہنگی کو لے کر آگے بڑھیں۔ یہ ایک بہت اچھی بات ہے لیکن اس کا عملی مظاہرہ بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ ہمارے ایک honourable colleague نے ابھی کہا کہ جب تک ہم اس پر عمل نہیں کریں گے، اس کا نتیجہ نہیں نکلے گا۔ قومی یکجہتی کی آج جتنی ضرورت ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ میں یہ کہوں گی کہ اب ہمیں الزام تراشیاں اور blame game کو چھوڑ کر ہمیں دیکھنا ہے کہ ہمارے ملک میں کیا کیا challenges ہیں جن کا ہمیں سامنا ہے۔ جناب والا! جتنے challenges آج ہمارے سامنے ہیں، پہلے کبھی نہیں تھے۔ اگر ہم مل کر ان کو حل کرنے کی کوشش کریں تو یہ صدر صاحب کے خطاب کی اصل روح ہوگا اور اسی کی ہی ترجمانی ہوگی۔ اس کے لیے میری ایک تجویز

ہے کہ قومی حکومت کی تشکیل جس کا اکثر ذکر ہوتا ہے کی جائے۔ سب مل کر اس ملک کے challenges کا مقابلہ کریں اور جیسا کہ ابھی ہمارے honourable member نے بھی بات کہی کہ party politics سے بالاتر ہو کر ہم یہ کام کریں۔

جناب والا! اس کے علاوہ ہمارے صدر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے' I quote کہ کوئی بھی حکومت ایسے حالات میں کہ اس کے عوام بھوک کا شکار ہوں' زندہ نہیں رہ سکتی۔ حکومت کے سامنے فوری حل طلب مسئلہ مہنگائی کے ستائے ہوئے عام آدمی کو غذائی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ جناب والا! بھوک اور غربت کو مٹانے کے لیے' ٹھیک ہے محترمہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام جو انہوں نے شروع کیا ہے وہ ایک relief تو دے سکتا ہے لیکن اس کے لیے long term اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے میں کہوں گی کہ جو ہمارا poverty reduction یا poverty alleviation کے papers ہیں جو حکومت نے تیار کیے ہیں' اس کے مطابق کوئی solid program کوئی solid projects شروع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملک سے غربت اور بھوک کا خاتمہ ہو۔ میری تجویز ہے کہ اس کے لیے علیحدہ سے دو تین دن رکھے جائیں تاکہ ہم اس پر discuss کریں کہ کس طرح ملک سے غربت کے خاتمے کے لیے قدم اٹھائے جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس پر بھی implementation کی ضرورت ہے اور monitoring کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ ہم ایک چیز کا صرف اعلان کردیں یا اس کے لیے scheme بنا دیں۔ سکیمیں تو ہمارے ہاں بہت اچھی بن جاتی ہیں لیکن جب اس پر عمل درآمد کا وقت آتا ہے' جب اس پر monitoring and evaluation کا وقت آتا ہے تو اس وقت بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

میں آخر میں صدر صاحب کے خطاب سے ایک اور quotation کا ذکر کروں گی' انہوں نے آخر میں فرمایا کہ' "آئیے متحد ہوکر عہد کریں کہ ہم ایک محفوظ' مضبوط اور خوشحال پاکستان تعمیر کریں گے۔" جناب والا! مضبوط' محفوظ اور خوشحال کے ساتھ خود مختار پاکستان کا لفظ بھی شامل ہونا چاہیے کیوں کہ یہ وقت ایسا ہے کہ ہماری خود مختاری پر حملے ہورہے ہیں' ہماری خود مختاری پر ضرب کاری لگائی جارہی ہے۔ اس کے لیے ہمیں ایک مضبوط' خوشحال' محفوظ اور خود مختار پاکستان کی تعمیر کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ اس میں جو ایک جملہ کہا گیا ہے کہ عہد

کریں، جناب والا! بہت عرصے سے ہم عہد کر رہے ہیں، تجدید عہد بھی کر رہے رہیں لیکن اب وقت ایفائے عہد کا ہے کہ ہم اپنے عہد پورے کریں اور ہم اپنے عہد پورے کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ جی۔ جناب لیاقت علی بنگلزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین، سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اس سیٹ پر بیٹھنے کی۔ پہلی مرتبہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ جی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی: یہ مسائل تصوف یہ تیرا بیان غالب۔ تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے کہہ رہے ہیں یا اپنی تقریر کا آغاز کر رہے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی: جناب! میں یہ صدر محترم صاحب کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! مجھے اس دن انتہائی افسوس ہوا، آپ یقین کریں میں اس کیفیت سے اب بھی نکل نہیں پایا ہوں، جب انہوں نے معاہدہ بھوربن کو سیاسی معاہدہ کہا یعنی انہوں نے ہمارے منہ پر ایک ایسا طمانچہ رسید کیا کہ سیاسی میدان کا مجھ جیسا ایک ادنیٰ کارکن ابھی تک انہی حیرتوں میں ڈوبا ہوا ہے کہ واقعی یہ سیاسی معاہدے اسی طرح ہوتے ہیں۔ آپ معاہدہ کرکے اس کے بعد کہیں کہ یہ کوئی وحی نہیں، کوئی حدیث نہیں، یہ ایک سیاسی معاہدہ ہے۔ یعنی گویا سیاستدان جھوٹے ہوتے ہیں۔ یقین کیجیے میں ابھی تک اس کیفیت سے نکل ہی نہیں پارہا انہوں نے جو comments ہمارے متعلق کہے۔

جناب چیئرمین! میں لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا۔ صرف چند ایک سوالات جو کہ صدر مملکت کے مشترکہ اجلاس کے موقع پر ان کی تقریر کے دوران میرے ذہن میں آئے، ان کو میں اس ایوان میں share کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہاں ہمارے ایوان میں بیٹھے

اراکین جن کا تعلق خواہ right سے یا left سے ہو' اس بات کی گواہی دیں گے کہ جب 12 مئی کو کراچی میں افسوس ناک واقعہ ہوا' 17 جولائی کو جو وکلاء پر اندھا دھند گولیاں برسائی گئیں اور خود 27 دسمبر کو شہداء لیاقت باغ کہ جس میں ہماری نہ صرف پاکستان کی بلکہ ایشیا اور پوری دنیا کی ایک سیاستدان شہید ہوگئیں' اس کے قاتلوں کے خلاف سال' سوا سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود' ان تینوں بڑے بڑے چیدہ چیدہ واقعات کا میں حوالہ دے رہا ہوں کہ جو لوگوں کے ذہنوں سے ابھی تک محو نہیں ہوئے' چھوٹے موٹے واقعات تو سینکڑوں ہوئے ہیں' ان پر آج تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟ یہ میرا پہلا سوال ہے۔ اس کے علاوہ صدر مملکت نے اپنی تقریر میں یہ واضح کیا کہ وہ اور ان کی حکومت اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے ہمیشہ پارلیمنٹ سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔ بڑی اچھی بات ہے۔ انہوں نے آ کر مشترکہ اجلاس میں تقریر کی اس میں انہوں نے قوم کو کچھ' guideline تو میں نہیں سمجھتا کہ دے دی لیکن انہوں نے باتیں بڑی خوب صورت کیں۔

پارلیمنٹ کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اس سے رہنمائی لوں گا اور پارلیمنٹ یعنی قومی اسمبلی اور سینیٹ دونوں ادارے شامل ہیں' نے ایک joint قرارداد پاس بھی کی۔ اس کے بعد آج تک تقریباً آٹھ' نو مرتبہ ہماری وحدت' سالمیت' استحکام کی دھجیاں اڑائی گئیں۔ پہلے اگر وہ صرف افغانستان سے میزائل پھینکتے تھے تو اب سرحد پار کر کے ہمارے اپنے ملک میں آ کر ہمارے مدارس کے چھوٹے چھوٹے تیرہ' سترہ اور اٹھارہ سال بچوں کو شہید کر رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کیا عملی اقدام اٹھایا ہے؟ صرف قرارداد پاس کرنے سے تو وہ حملے نہیں رکتے۔ اس کے لیے ہمیں چاہیے کہ باقاعدہ عملی صورت میں ہم ان کے جہازوں کو مار بھگائیں۔ میں اکثر یہ کہتا ہوں کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہوا کرتی ہے۔ وہ ہمیں ہی ماریں گے جواب میں' جب ایک طرف ہمارے اپنے مسلمان بھائی مر رہے ہیں' چھوٹے چھوٹے معصوم بچے مر رہے ہیں' ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ ان کے گھروں پر bombardment کر کے انہیں مسمار کیا جا رہا ہے تو اگر ہم پر حملہ کیا گیا اور ہم بھی مر گئے تو اس میں کیا قباحت ہے لیکن کم از کم ہم شیر کی ایک دن کی زندگی تو اپنائیں اور ان کو منہ توڑ جواب دیں۔ ہم نے اتنے بڑے جو سفید ہاتھی پال رکھے ہیں' یہ کس دن کے لیے ہیں۔ ان ہی دنوں کے لیے۔ قوم کا پیٹ کاٹ

کر اور عوام کی قربانیاں لے لے کر ہم اسلحہ جمع کر رہے ہیں اور پھر اس اسلحہ کو زنگ لگ رہا ہے، اس میں کیڑے پڑ رہے ہیں تو کم از کم وہ اپنے ان لفظوں کی پاسداری ضرور کریں کہ پارلیمنٹ جو بھی فیصلہ کرے اس پر عملدرآمد کرانا بحیثیت ایک صدر مملکت ان کا اخلاقی، قانونی، آئینی اور سیاسی فریضہ ہے۔

جناب والا! انہوں نے فرمایا ہے کہ وطن میں افلاس، بھوک، دہشت گردی اور تفرقے سے پاک ایک معاشرہ قائم کیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا جس دن یہاں پیپلزپارٹی کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی ہمیں اٹھارہ سو روپے میں گندم کی ایک بوری ملتی تھی، آج چھتیس سو روپے میں بھی ہمارے گھروں میں آٹا نہیں ہے۔ یہ بھوک اور افلاس تو مزید بڑھ گیا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ ان کو subsidize کرکے دوسرے ملکوں سے، افغانستان کو آپ دے رہے ہیں تو ہماری cost پر دے رہے ہیں۔ آپ ان سے کہیں کہ روس سے معاہدہ کریں یا کسی اور سے معاہدہ کریں۔ ہندوستان سے آپ ہمارے نام پر گندم لے رہے ہیں اور بھیج رہے ہیں افغانستان کو، smuggling کا بازار لگا ہوا ہے۔ یہ کیا بات ہے۔ میں اس وقت عوام کا نمائندہ ہوں، کسی کا ذاتی نمائندہ نہیں ہوں۔ میں اپنی جماعت کا نمائندہ ہوں، میری جماعت چاہتی ہے کہ لوگوں کو انصاف ملے، غربت ختم ہو۔ بھوک اور افلاس ختم ہو، بیماریاں ختم ہوں، تعلیم عام ہو، سڑکیں بنیں، پل بنیں۔ صرف lip service سے تو کچھ نہیں ہوگا ۔ زبانی، کلامی جمع خرچ کرنے سے کہ یہ کریں گے، وہ کریں گے یہ میرے خیال میں عوام کو صرف دھوکا دینے کے مترادف اقدامات ہیں ان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔

جناب والا! انہوں نے بلوچستان کے عوام سے معافی مانگی ہے۔ ٹھیک ہے ہم نے معاف کیا لیکن ہمارے صرف گیس surcharge کے جو آٹھ سو ارب روپے آپ کے ذمہ ہیں، اس میں سے تین ارب روپے، وہ بھی دس دفعہ بلوچستان کی پوری کابینہ یہاں آئی ہے، یہاں سے بلوچستان کے ممبران قومی اسمبلی اور سینیٹرز ان کے ساتھ مل کر گئے ہیں، وزیر اعظم صاحب سے اسی چیمبر میں ملے ہیں، تب جا کر ہمیں تین ارب روپے ملے۔ کہاں ہمارے آٹھ سو ارب روپے اور کہاں تین ارب روپے۔ اقتصادی طور پر تو ہماری یہ حالت ہے کہ بلوچستان میں آج آپ یقین کریں لوگوں کے پاس پہننے کے لیے کپڑے تک نہیں ہیں۔ اب جیسے ہی اکتوبر

شروع ہوا وہاں گیس کی لوڈ شیڈنگ شروع ہے۔ اس وقت آپ وہاں جائیں' وہاں minus, zero or minus one تک موسم پہنچ چکا ہے اکتوبر کی چوبیس تاریخ کو جبکہ سردی کے دن تو نومبر' دسمبر' جنوری' فروری آگے آنے والے ہیں۔ انہوں نے اصلاح احوال کے حوالے سے معافی مانگ لی چلیں ہم حکومت کے دوسرے قدم سے بھی دیکھتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بنگزئی صاحب! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! آزاد عدلیہ کے سلسلے میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ملک میں انصاف قائم کرنے کے لیے آزاد عدلیہ قائم کریں گے اور پتا نہیں کیا سے کیا خواب دکھا رہے ہیں' وہ پورے کریں گے لیکن جناب والا! ہماری ایک گزارش کہ آپ تین نومبر سے پہلے کی عدلیہ بحال کریں جو آپ نے وعدہ کیا تھا اور جس میں آپ کی leadership بہ نفس نفیس چیف جسٹس صاحب کے ولاز میں جا کر انہوں نے تقریر کی کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری پیپلز پارٹی کا چیف جسٹس ہے۔ یہ بےنظیر صاحبہ کا چیف جسٹس ہے' یہ میاں رضا ربانی صاحب کا چیف جسٹس ہے' انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ لوگوں نے ہمیں روٹی کپڑا اور مکان کے لیے ووٹ دیے ہیں۔ روٹی کپڑا اور مکان کے لیے یقیناً جو آپ کا منشور ہے اس کے لیے لوگوں نے ووٹ دیے ہوں گے لیکن جن دنوں وکلا کی تحریک چل رہی تھی اور جن دنوں وہ اپنے عروج پر تھی انہی دنوں میں محترمہ نے یہاں آ کر تقریر کی تھی۔

جناب والا! صدر صاحب نے ہمارے ساتھ تین وعدے کیے کہ عدلیہ کو بحال کریں گے' سترہویں ترمیم کو ختم کریں گے اور 58 (2) b کو بھی ختم کریں گے۔ اس پر عملی اقدامات کے لیے قوم شدت سے منتظر ہے۔ مجھے بخدا کبھی کبھی افسوس ہوتا ہے کہ کل تک جب اس طرف بیٹھے ہوئے تھے تو اس وقت ہمیں سترھویں ترمیم میں بھی کیڑے نظر آتے تھے' 58 (2) b میں بھی کیڑے نظر آتے تھے' عدلیہ میں بھی' آج جب ہم اس طرف آئے ہیں تو ہمارے لیے سب کچھ بہتر ہوگیا ہے' ہم سارے وعدے بھول گئے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہم کیوں بھول گئے؟ کیا لوگوں نے ہمیں صرف چند مراعات کے لیے ووٹ دیے ہیں اور مراعات کیا ہیں؟ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو انصاف ملے' 58 (2) b ختم ہو۔ سترھویں ترمیم ختم ہو۔ یہ

لوگوں کے حقیقی مسائل ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اسی کے ساتھ قائد ایوان کی خدمت میں دست بستہ' یہ پوری ذمہ داری میں ان کی قرار دیتا ہوں' ہمارے جو تمام جذبات ہیں یہ انہیں حکومت تک پہنچانے چاہیئں۔ ہم ان بنچوں پر اس لیے نہیں بیٹھے کہ ہمیں کوئی وزارت چاہیے' کوئی سفارت چاہیے کوئی گاڑی چاہیے' نہیں وہ تو ہمیں اس طرف بھی ملے گی۔ آپ یقین کریں کہ جب ہم حزب اختلاف میں ہوتے تھے تو یہ جو قرعہ اندازی ہوتی تھی جو حاجی جاتے تھے' ہم حزب اختلاف میں بیٹھ کر ساٹھ ساٹھ لوگوں کو بھیجتے تھے۔ اب صرف دس حاجیوں کا کوٹہ ملا ہے' لوگوں کا ایک ہجوم ہمارے سر پر سوار ہے۔ وزیر اعظم صاحب کے پاس ڈیڑھ مہینے سے ہماری فائلیں پڑی ہوئی ہیں کسی کو توفیق ہی نہیں ہوتی کہ ان کو دیکھ لے۔ یہ کیا ہے؟ آخر ہم کہاں جائیں؟ ہم تو عوام کے نمائندے ہیں کسی کے ذاتی نمائندے نہیں ہیں کہ کسی نے ہم پر احسان کیا ہے یا میں کسی پر احسان کر رہا ہوں۔ ہمیں تو عوام کا ترجمان بن کر یہاں اپنی بات کہنی ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Bangulzai Sahib. We conclude the night business. *Insha Allah*, we are going to meet tomorrow at 10.a.m. Thank you.

(The House was then ad journed to meet again on Tuesday28th October2008 at 10.a.m.)